TarunMitra TarunMitra TarunMitra
TarunMitra TarunMitra TarunMitra
TarunMitra TarunMitra TarunMitra
TarunMitra TarunMitra TarunMitra
TarunMitra TarunMitra TarunMitra
TarunMitra TarunMitra TarunMitra
TarunMitra TarunMitra TarunMitra
TarunMitra TarunMitra TarunMitra
www.youtube.com/@TarunmitraGroup

THE DAILY JAWAN DOST LUCKNOW / JAUNPUR. UP

جواں دوست

e-mail:jawandostud@gmail.com

www.jawandost.com

لکھنؤ/Lucknow

جلد نمبر (۱۷) شمارہ نمبر (۱۸۵) منگل ۲ر جون ۲۰۲۶

Vol.(17)Issue(185)Tuesday

02 June 2026

زیادہ سے زیادہ 24 ڈگری سیلسیس | کم سے کم 11 ڈگری سیلسیس

www.jawandost.com | لکھنؤ جونپور سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ | صفحات-٦ | قیمت ۲ر روپے

چناب ریل پل پر دوڑتی وندے بھارت ٹرین کی ویڈیو وائرل۔ آنند مہندرا بھی ہوئے متاثر

سرینگر۔ یکم جنوی۔ ایم این این۔ بھارتی صنعتکار آنند مہندرا نے جموں و کشمیر کے تاریخی چناب ریل پل پر گزرتی وندے بھارت ایکسپریس کی ایک دلکش ویڈیو شیئر کرتے ہوئے اس سفر کو اپنی بکٹ لسٹ یعنی خواہشات کی فہرست کا حصہ قرار دے دیا، جس کے بعد یہ ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہوگئی۔ ویڈیو میں وندے بھارت ٹرین کو دنیا کے بلند ترین ریلوے آرچ برج پر سے گزرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے، جبکہ پس منظر میں ہمالیائی پہاڑوں اور گہری وادیوں کے مناظر نمایاں ہیں۔ سوشل میڈیا صارفین نے اس منظر کو بھارت کے جدید انفراسٹرکچر اور انجینئرنگ صلاحیتوں کی علامت قرار دیا۔ آنند مہندرا نے ویڈیو کے ساتھ لکھا کہ بعض سفر صرف ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچنے کا ذریعہ ہوتے ہیں، جبکہ کچھ سفر خود ایک یادگار تجربہ بن جاتے ہیں، اور چناب پل پر وندے بھارت کا یہ سفر انہی تجربات میں شامل ہے۔ چناب ریل پل ادھم پور-سری نگر-بارہمولہ ریل لنک (USBRL) منصوبے کا اہم حصہ ہے، جو تقریباً 272 کلومیٹر طویل ریلوے رابطے کے ذریعے کشمیر وادی کو ملک کے باقی حصوں سے ہر موسم میں جوڑنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ اس پورے منصوبے پر تقریباً 44 ہزار کروڑ روپے لاگت آئی ہے۔ ماہرین کے مطابق چناب ریل پل دریا کی سطح سے تقریباً 359 میٹر بلند ہے، جو اسے ایفل ٹاور سے بھی اونچا بناتا ہے۔ 315,1 میٹر طویل یہ اسٹیل آرچ پل دنیا کا بلند ترین ریلوے آرچ برج تصور کیا جاتا ہے اور اسے شدید زلزلوں، تیز ہواؤں اور سخت موسمی حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق وندے بھارت ایکسپریس اب کٹرا اور سری نگر کے درمیان اس روٹ پر چل رہی ہے، جس سے مسافروں کو نہ صرف تیز رفتار سفری سہولت حاصل ہو رہی ہے بلکہ وہ کشمیر کے خوبصورت مناظر اور دنیا کے اس منفرد انجینئرنگ شاہکار کا بھی قریب سے مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر ہزاروں صارفین نے اس ویڈیو کو شیئر کرتے ہوئے چناب پل کو بھارت کے اہم ترین انفراسٹرکچر منصوبوں میں سے ایک قرار دیا ہے۔

بھارت۔ عمان تجارتی معاہدہ نافذ

تین سال میں برآمدات میں 50 فیصد اضافے کی توقع

نئی دہلی۔ یکم جون۔ ایم این این۔ بھارت اور عمان کے درمیان جامع اقتصادی شراکت داری معاہدہ (CEPA) یکم جون 2026 سے باضابطہ طور پر نافذ ہوگیا ہے، جس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری اور اقتصادی تعاون میں نمایاں اضافے کی توقع ظاہر کی جا رہی ہے۔ بھارتی حکام کے مطابق اس معاہدے کے تحت آئندہ تین برسوں میں عمان کو بھارت کی اشیائی برآمدات میں تقریباً 50 فیصد اضافہ متوقع ہے، جس سے موجودہ برآمدات 4 ارب ڈالر سے بڑھ کر 6 ارب ڈالر سے زیادہ ہوسکتی ہیں۔ معاہدے کے تحت بھارت کو عمان کی 08.98 فیصد ٹیرف لائنز پر فوری طور پر ڈیوٹی فری رسائی حاصل ہوگئی ہے، جو بھارتی برآمدات کی تقریباً 38.99 فیصد مالیت کا احاطہ کرتی ہیں۔ اس اقدام سے بھارتی مصنوعات عمانی مارکیٹ میں زیادہ مسابقتی قیمتوں پر دستیاب ہوسکیں گی۔

ماہرین کے مطابق ٹیکسٹائل، فارماسیوٹیکلز، انجینئرنگ مصنوعات، کیمیکلز، زرعی اشیا، خوراک، جیمز اینڈ جیولری اور آٹو موبائل پرزہ جات جیسے شعبے اس معاہدے سے سب سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق عمان کی جانب سے بھارتی مصنوعات پر عائد بعض درآمدی ڈیوٹیز، جو پہلے 5 فیصد تک تھیں، ختم کر دی گئی ہیں۔ اس سے بھارتی برآمد کنندگان کو قیمتوں کے لحاظ سے نمایاں فائدہ حاصل ہوگا اور خلیجی مارکیٹ میں ان کی رسائی مزید مضبوط ہوگی۔ یہ معاہدہ صرف اشیا کی تجارت تک محدود نہیں بلکہ خدمات، سرمایہ کاری، کسٹمز تعاون، پیشہ ورانہ نقل و حرکت اور سپلائی چین انضمام جیسے شعبوں کا بھی احاطہ کرتا ہے۔ بھارتی حکومت کا کہنا ہے کہ اس سے مشرقِ وسطیٰ میں بھارت کی اقتصادی موجودگی مزید مستحکم ہوگی۔ 2025-26 کے دوران بھارت اور عمان کے درمیان دوطرفہ تجارت تقریباً 18.11 ارب ڈالر رہی، جبکہ دونوں ممالک اب اس حجم کو نمایاں طور پر بڑھانے کے خواہاں ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یہ معاہدہ صرف اقتصادی اہمیت نہیں رکھتا بلکہ اس کے اسٹریٹجک پہلو بھی ہیں، کیونکہ عمان آبنائے ہرمز کے قریب واقع ہے جو عالمی توانائی تجارت کا ایک انتہائی اہم راستہ سمجھا جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق بھارت حالیہ برسوں میں متحدہ عرب امارات، آسٹریلیا، برطانیہ، یورپی ممالک اور دیگر شراکت داروں کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدوں کے ذریعے عالمی سپلائی چین میں اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کی کوشش کر رہا ہے، اور عمان کے ساتھ یہ نیا معاہدہ اسی وسیع اقتصادی حکمتِ عملی کا حصہ ہے۔

بھارت۔ ویتنام براہموس میزائل معاہدہ طے، جنوب مشرقی ایشیا میں دفاعی تعاون کا بڑا قدم

نئی دہلی۔ یکم جون۔ ایم این این۔ بھارت نے ویتنام کے ساتھ براہموس سپرسانک کروز میزائلوں کی فراہمی کا اہم دفاعی معاہدہ باضابطہ طور پر مکمل کرلیا ہے، جسے بھارت کی دفاعی برآمدات اور جنوب مشرقی ایشیا میں اس کی اسٹریٹجک موجودگی کے لیے ایک بڑی پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ بھارتی دفاعی سیکریٹری راجیش کمار سنگھ نے سنگاپور میں ہونے والے شنگری لا ڈائیلاگ کے دوران تصدیق کی کہ ویتنام کے ساتھ براہموس معاہدہ طے پا چکا ہے، جبکہ انڈونیشیا کے ساتھ بھی اسی نوعیت کا معاہدہ حتمی مراحل میں داخل ہو چکا ہے۔ رپورٹس کے مطابق ویتنام کے ساتھ اس معاہدے کی مالیت تقریباً 60 ارب بھارتی روپے (629 ملین ڈالر) ہوسکتی ہے، جس میں میزائل نظام، تربیت، تکنیکی معاونت اور لاجسٹک سپورٹ بھی شامل ہیں۔ براہموس دنیا کے تیز ترین آپریشنل سپرسانک کروز میزائلوں میں شمار ہوتا ہے، جسے بھارت اور روس نے مشترکہ طور پر تیار کیا ہے۔ یہ میزائل زمین، سمندر، فضاء اور آبدوزوں سے داغا جا سکتا ہے اور اپنی رفتار، درستگی اور کم بلندی پر پرواز کی صلاحیت کے باعث جدید جنگی نظاموں میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ دفاعی ماہرین کے مطابق ویتنام کی جانب سے براہموس کی خریداری جنوبی بحیرۂ چین میں طاقت کے توازن کے تناظر میں بھی اہم سمجھی جا رہی ہے۔ ویتنام اور چین کے درمیان سمندری حدود اور بعض جزیروں پر تنازعات موجود ہیں، جس کے باعث ہنوئی گزشتہ چند برسوں سے اپنی بحری اور ساحلی دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے پر توجہ دے رہا ہے۔ فلپائن کے بعد ویتنام براہموس میزائل حاصل کرنے والا دوسرا جنوب مشرقی ایشیائی ملک بن گیا ہے۔ بھارت پہلے ہی فلپائن کو براہموس نظام برآمد کر چکا ہے اور اب انڈونیشیا سمیت دیگر آسیان ممالک کے ساتھ بھی دفاعی تعاون بڑھا رہا ہے۔ راجیش کمار سنگھ نے کہا کہ بھارت دوست ممالک کے ساتھ جدید دفاعی ٹیکنالوجی کے اشتراک کے لیے تیار ہے اور آسیان ممالک کو قابلِ اعتماد شراکت دار سمجھتا ہے۔ ان کے مطابق موجودہ جغرافیائی سیاسی ماحول میں مضبوط دفاعی سپلائی چینز اور قابلِ اعتماد سکیورٹی شراکت داریاں پہلے سے زیادہ اہم ہو چکی ہیں۔

ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اسٹارٹ اپس کو فروغ دینے کیلئے 'مہا' واٹر مشن لانچ کیا

نئی دہلی۔ یکم جون۔ ایم این این۔ پانی کے شعبے میں اسٹارٹ اپس کو سپورٹ کرنے کے لیے 200 کروڑ روپے کے "انوسندھن نیشنل ریسرچ فاؤنڈیشن - وزارت کی جل شکتی مہا واٹر مشن کا آغاز کرتے ہوئے، مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس و ٹیکنالوجی ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج کہا کہ انوسندھان نیشنل ریسرچ فاؤنڈیشن (ANRF) ملک بھر میں اسٹارٹ اپس، ایم ایس ایم ایز، یونیورسٹیوں اور اختراع کاروں کے لیے مواقع کو بڑھا کر تحقیقی فنڈنگ کو جمہوری بنا رہا ہے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ قومی مشن، سائنسی وسائل اور اختراعی معاونت اب محدود تعداد میں اداروں تک محدود نہیں ہے۔ ڈاکٹر امبیڈکر انٹرنیشنل سنٹر، نئی دہلی میں پانی میں آر اینڈ ڈی پر قومی ورکشاپ کے افتتاحی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ اے این آر ایف ایک دیرینہ تشویش کو دور کرنے کے لیے بنایا گیا تھا کہ تحقیقی فنڈز کا ایک اہم حصہ اکثر چند قائم اداروں تک پہنچتا ہے، جب کہ چھوٹی یونیورسٹیاں، اسٹارٹ اپس اور ابھرتے ہوئے اختراعات مین اسٹریم سسٹم کی جدت سے باہر رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فاؤنڈیشن وسائل، شراکت داری اور مشن پر مبنی تحقیقی مواقع تک رسائی کو وسیع کر رہی ہے، ملک بھر کے اداروں اور اختراع کاروں کو قومی ترجیحات میں حصہ ڈالنے کے قابل بنا رہی ہے۔

وزیر نے کہا کہ اے این آر ایف مشن پر مبنی جدت طرازی کے لیے ایک قومی پلیٹ فارم کے طور پر ابھرا ہے اور اس نے پہلے ہی الیکٹرک وہیکلز، ڈرونز، میڈیکل ٹیکنالوجیز، 6G کمیونیکیشنز اور پانی سمیت اسٹریٹجک شعبوں میں مشن فار ایڈوانسمنٹ ان ہائی- امپیکٹ ایریاز (MAHA) کا آغاز کیا ہے۔ یہ مشن بنیادی تحقیق سے لے کر ٹیکنالوجی کی ترقی، توثیق اور تعیناتی تک ایک مربوط راستہ تشکیل دے رہے ہیں جبکہ اہم قومی چیلنجوں کو حل کرنے کے لیے اکیڈمیا، صنعت، اسٹارٹ اپس اور سرکاری اداروں کو اکٹھا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مہا واٹر مشن کا آغاز اس سمت میں ایک اور بڑا قدم ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ یہ مشن ترقی کی ترجیحات کو حل کرنے کے لیے سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراع سے فائدہ اٹھانے کے وزیر اعظم نریندر مودی کے وژن کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے پہلی بار پانی سے متعلق کاموں کو ایک متحد فریم ورک کے تحت وزارت جل شکتی کی تشکیل کے ذریعے لایا ہے، جس سے پانی کی حفاظت کو قومی ترجیح میں شامل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایم اے ایچ اے واٹر مشن اس وژن کو آگے بڑھانے کے لیے ایک باہمی تعاون کے ساتھ پلیٹ فارم تیار کرنا چاہتا ہے جو سائنسی اداروں، صنعت، اسٹارٹ اپس اور نچلی سطح کے اسٹیک ہولڈرز کو جوڑتا ہے تاکہ پانی کے شعبے کے لیے قابل توسیع اور پائیدار حل تیار کیا جا سکے۔ ہندوستان کے پھیلتے ہوئے اختراعی ماحولیاتی نظام پر روشنی ڈالتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ملک نے ایک دہائی قبل تقریباً 350-400 اسٹارٹ اپس سے آج دو لاکھ سے زیادہ اسٹارٹ اپس تک ترقی کی ہے، جس سے تقریباً 20-24 لاکھ ملازمتیں پیدا ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی اسٹارٹ اپ موومنٹ اختراع کی قیادت میں ترقی کے سب سے مضبوط محرکوں میں سے ایک بن گئی ہے اور ایم اے ایچ اے مشن جیسے پروگراموں کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ کاروباری صلاحیتوں کو قومی چیلنجوں کو حل کرنے کے ساتھ ساتھ روزگار، تحقیق اور ٹکنالوجی کی ترقی کے نئے مواقع پیدا کریں۔

یو پی آئی نے 24 فیصد کی ترقی کی، مئی میں لین دین 2.23 بلین تک پہنچ گیا

ممبئی، یکم جون - ایم این این۔ ہندوستان کے ڈیجیٹل ادائیگیوں کے ماحولیاتی نظام میں مسلسل ترقی دیکھنے میں آئی، جس میں یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (UPI) کے لین دین کا حجم سال بہ سال 24 فیصد بڑھ کر 20.23 بلین ہوگیا اور مئی میں لین دین کی قیمت 30 لاکھ کروڑ روپے کے قریب پہنچ گئی۔ پیر کو نیشنل پیمنٹس کارپوریشن آف انڈیا کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق مہینے کے دوران UPI لین دین کی قیمت 90.29 لاکھ کروڑ روپے رہی۔ سال بہ سال کی بنیاد پر، لین دین کی قدر میں 19 فیصد اضافہ ہوا۔ اوسطاً، UPI نے مئی میں روزانہ تقریباً 748 ملین لین دین پر کارروائی کی، جس میں روزانہ کی اوسط لین دین کی قیمت تقریباً 465,96 کروڑ روپے ہے۔ تاہم، ماہانہ بنیادوں پر، اپریل سے UPI ٹرانزیکشن کا حجم تقریباً 8.3 فیصد بڑھ گیا، جبکہ لین دین کی قدر میں تقریباً 3 فیصد اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ، فوری ادائیگی سروس (IMPS) کے لین دین مئی میں 358 ملین رہے۔ دریں اثنا، آدھار سے فعال ادائیگی کے نظام (AePS) کے لین دین مئی میں 88 ملین تک پہنچ گئے۔ اپریل میں، ڈیجیٹل ادائیگی کے لین دین سال بہ سال 25 فیصد بڑھ کر 35.22 بلین تک پہنچ گئے، جس کی مالیت کے لحاظ سے 03.29 لاکھ کروڑ روپے کے لین دین ہوئے، جس میں 21 فیصد سالانہ اضافہ ہوا۔ روزانہ کی بنیاد پر، اپریل کے مہینے میں لین دین کی اوسط تعداد میں 745 ملین (مارچ میں 730 ملین سے) قابل ذکر اضافہ دیکھا گیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ UPI اب آٹھ سے زیادہ ممالک میں زندہ ہے، بشمول متحدہ عرب امارات، سنگاپور، بھوٹان، نیپال، سری لنکا، فرانس، ماریشس اور قطر، جس نے ہندوستان کو ڈیجیٹل ادائیگیوں میں ایک عالمی رہنما کے طور پر پوزیشن دی ہے۔ حکومت کے مطابق، ہندوستان کے پرچم بردار ڈیجیٹل ادائیگیوں کے پلیٹ فارم نے گزشتہ دہائی کے دوران لین دین کے حجم میں غیر معمولی 000,12 گنا اضافہ ریکارڈ کیا ہے۔ اس نے مزید کہا کہ مالی سال 2016-17 میں صرف 2 کروڑ ٹرانزیکشنز کی معمولی بنیاد سے، پلیٹ فارم نے مالی سال 2025-26 میں 162,24 کروڑ سے زیادہ ٹرانزیکشنز پر کارروائی کی۔

بھارت کا "سیمی کنڈکٹر لمحہ" سفارتی معاہدوں سے چپ فیکٹریوں تک بڑی پیش رفت

نئی دہلی۔ یکم جون۔ ایم این این۔ بھارت تیزی سے عالمی سیمی کنڈکٹر صنعت میں اپنی جگہ بنانے کی کوشش کر رہا ہے، جہاں سفارتی شراکت داریوں، حکومتی مراعات، غیر ملکی سرمایہ کاری اور مقامی مینوفیکچرنگ منصوبوں کے امتزاج نے ملک کو ایک نئے تکنیکی مرحلے میں داخل کر دیا ہے۔ ماہرین کے مطابق چند سال قبل تک بھارت بنیادی طور پر سیمی کنڈکٹر ڈیزائن اور سافٹ ویئر صلاحیتوں کے لیے جانا جاتا تھا، لیکن اب ملک چپ مینوفیکچرنگ، اسمبلی، ٹیسٹنگ اور پیکیجنگ کے شعبوں میں بھی بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری حاصل کر رہا ہے۔ حکومت کے انڈیا سیمی کنڈکٹر مشن (ISM) کے تحت اب تک تقریباً 60.1 لاکھ کروڑ روپے مالیت کے متعدد منصوبوں کی منظوری دی جا چکی ہے، جبکہ انڈیا سیمی کنڈکٹر مشن 0.2 کے ذریعے مقامی آلات، خام مال، چپ ڈیزائن اور سپلائی چین کی مضبوطی پر مزید توجہ دی جا رہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق بھارت کی سیمی کنڈکٹر مارکیٹ 2030 تک 100 سے 110 ارب ڈالر تک پہنچ سکتی ہے، جبکہ حکومت کا مقصد ملک کو صرف ایک صارف مارکیٹ نہیں بلکہ عالمی مینوفیکچرنگ اور برآمدی مرکز کے طور پر بھی ابھارنا ہے۔ حالیہ برسوں میں بھارت نے امریکہ، جاپان، تائیوان، نیدرلینڈز اور یورپی ممالک کے ساتھ سیمی کنڈکٹر تعاون کو نمایاں طور پر وسعت دی ہے۔ اسی سلسلے میں گجرات کے دھولیرا میں ملک کے پہلے جدید سیمی کنڈکٹر فیب پلانٹ کی تعمیر کو ایک تاریخی پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ منصوبہ اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری سے مکمل کیا جا رہا ہے اور اس میں آٹوموبائل، موبائل فون، مصنوعی ذہانت، دفاعی نظام اور ٹیلی کمیونیکیشن کے لیے جدید چپس تیار کی جائیں گی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس سے بھارت کو عالمی سپلائی چین میں زیادہ اہم کردار حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ بھارت نے عالمی ٹیکنالوجی سپلائی چین میں اپنی شمولیت بڑھانے کے لیے متعدد بین الاقوامی شراکت داریوں میں بھی حصہ لیا ہے، جن کا مقصد سیمی کنڈکٹرز، نایاب معدنیات، مصنوعی ذہانت اور جدید صنعتی ٹیکنالوجی کے شعبوں میں تعاون کو فروغ دینا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بھارت کی سب سے بڑی طاقت اس کا انسانی سرمایہ ہے۔ اندازوں کے مطابق سیمی کنڈکٹر صنعت آنے والے برسوں میں لاکھوں نئی ملازمتیں پیدا کر سکتی ہے، تاہم اس کے لیے تربیت یافتہ انجینئروں، تکنیکی ماہرین اور تحقیقاتی افرادی قوت کی دستیابی کو یقینی بنانا ضروری ہوگا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ بھارت ابھی تائیوان، جنوبی کوریا اور دیگر بڑی چپ ساز معیشتوں کے مقابلے میں ابتدائی مرحلے میں ہے، لیکن موجودہ سرمایہ کاری، حکومتی مراعات اور بین الاقوامی شراکت داریاں اس بات کا اشارہ دیتی ہیں کہ ملک عالمی سیمی کنڈکٹر صنعت میں ایک اہم کردار ادا کرنے کی جانب تیزی سے پیش قدمی کر رہا ہے۔

بھارت امریکہ تجارتی مذاکرات اختتام کے قریب ہے: پیوش گوئل

نئی دہلی۔ یکم جون۔ ایم این این۔ مرکزی وزیر تجارت اور صنعت پیوش گوئل نے کہا ہے کہ امریکہ کے ساتھ دوطرفہ تجارتی معاہدے کی پہلی قسط جلد از جلد مکمل کی جائے گی اور امریکی ٹیم کے ارکان تین روزہ میٹنگ کے لیے قومی دارالحکومت پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ جہاں تک امریکی ٹیم کا تعلق ہے، کچھ لوگ آئے ہیں، کچھ آج رات آئیں گے۔ گوئل نے ہندوستان-اومان سی ای پی اے کے اعلان کے دوران ہندوستان میں امریکی سفیر کے تبصرے کو بھی یاد کیا کہ عبوری تجارتی معاہدے کی 99 فیصد تفصیلات کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ گوئل نے کہا، "جہاں تک امریکی ٹیم کا تعلق ہے، کچھ اراکین پہلے ہی پہنچ چکے ہیں، جبکہ دیگر آج رات پہنچ رہے ہیں۔ ہماری ملاقاتیں 3,2 اور 4 جون کو ہونے والی ہیں۔ دونوں ممالک کے رہنماؤں نے پہلے ہی 3 فروری کو فریم ورک معاہدے کا اعلان کر دیا تھا۔ تمام اہم نکات طے پا چکے ہیں۔ ہندوستان میں امریکی سفیر، سرجیو گور نے حال ہی میں کہا ہے کہ 99٪ تفصیلات کو حتمی شکل دی گئی ہے... چھوٹے کوما اور فل سٹاپ پر تبادلہ خیال کیا جا رہا ہے۔ حتمی شکل دینے کے دوران جو تبدیلیاں آئیں، امریکہ میں جو قانونی تبدیلیاں آئیں، حتمی معاہدے میں اس کی عکاسی کیسے کی جائے، اس کے مطابق تبدیلی کیسے لائی جائے، یہ فیصلہ کرنے کے بعد... مجھے مکمل یقین ہے کہ ہم پہلے تجارتی معاہدے کے طور پر امریکہ کے ساتھ معاہدہ کریں گے۔ جلد از جلد ہم اس پر دستخط کریں گے اور پھر آگے بڑھتے ہوئے مزید جامع دوطرفہ تجارتی معاہدے کی تشکیل کے لیے مزید بات چیت شروع کریں گے۔ ذرائع نے بتایا کہ ہندوستانی مذاکرات کار حریفوں کے درمیان ترجیحی رسائی پر توجہ مرکوز کریں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکی تجارتی ٹیم کے ساتھ بات چیت کے دوران امریکی سیکشن 301 کی تحقیقات سے ٹیرف میں ریلیف ایجنڈے میں سرفہرست ہوگا۔ امریکی وفد کی قیادت چیف مذاکرات کار برینڈن لنچ کر رہے ہیں اور وہ ہندوستان کی ٹیم کے ساتھ بات چیت کرے گا جس کی سربراہی ایڈیشنل سکریٹری درپن جین کر رہے ہیں۔ وزارت تجارت کے مطابق، مذاکرات میں ایک عبوری معاہدے کی تفصیلات کو حتمی شکل دی جائے گی اور مارکیٹ تک رسائی، نان ٹیرف اقدامات، کسٹم اور تجارتی سہولت، سرمایہ کاری کو فروغ دینے اور اقتصادی سلامتی کی صف بندی پر پیشگی بات چیت ہوگی۔

بحرِ ہند میں بڑھتی طاقتوں کی کشمکش، خطہ نئے جغرافیائی سیاسی مقابلے کا مرکز بن گیا

نئی دہلی۔ یکم جون۔ ایم این این۔ بحرِ ہند تیزی سے عالمی طاقتوں کے درمیان اسٹریٹجک مقابلے کا ایک اہم میدان بنتا جا رہا ہے، جہاں چین، بھارت، امریکہ اور دیگر علاقائی و عالمی قوتیں اپنے اثر و رسوخ، بحری رسائی اور تجارتی مفادات کے تحفظ کے لیے سرگرم ہیں۔ ماہرین کے مطابق مشرقِ وسطیٰ میں جاری کشیدگی، عالمی تجارتی غیر یقینی صورتحال اور توانائی کی سپلائی سے متعلق خدشات نے بحرِ ہند کی اہمیت کو مزید بڑھا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انڈین اوسین ریم ایسوسی ایشن (IORA) کے رکن ممالک اب بحری سلامتی، تجارتی راستوں کے تحفظ اور علاقائی تعاون پر زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ بحرِ ہند ایشیا، افریقہ اور یورپ کو جوڑنے والا ایک اہم بحری راستہ ہے، جہاں سے دنیا کی بڑی مقدار میں تیل، گیس اور تجارتی سامان گزرتا ہے۔ بھارت کے لیے یہ خطہ خصوصی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس کی تقریباً 95 فیصد تجارت بحری راستوں کے ذریعے ہوتی ہے جبکہ تیل کی درآمدات کا بڑا حصہ بھی اسی راستے سے آتا ہے۔ رپورٹس کے مطابق چین نے گزشتہ برسوں میں بحرِ ہند میں اپنی موجودگی نمایاں طور پر بڑھائی ہے۔ بندرگاہی منصوبوں، بحری تعاون، تحقیقی جہازوں اور فوجی سرگرمیوں کے ذریعے بیجنگ خطے میں اپنے اثر و رسوخ کو وسعت دے رہا ہے، جسے بعض تجزیہ کار "اسٹرنگ آف پرلز" حکمتِ عملی سے جوڑتے ہیں۔ دوسری جانب بھارت بھی اپنی بحری صلاحیتوں کو تیزی سے مضبوط کر رہا ہے۔ نئی جنگی بحری جہازوں، آبدوزوں، نگرانی کے نظاموں اور علاقائی شراکت داریوں کے ذریعے نئی دہلی خود کو بحرِ ہند میں ایک "نیٹ سکیورٹی پرووائیڈر" کے طور پر پیش کر رہا ہے۔ بھارتی بحریہ کے حکام کا کہنا ہے کہ بحرِ ہند میں "اضافی علاقائی طاقتوں" کی موجودگی مسلسل بڑھ رہی ہے اور کسی بھی وقت 40 سے 50 غیر ملکی بحری جہاز خطے میں سرگرم ہوتے ہیں، جن پر مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے۔ خطے کو صرف روایتی فوجی مقابلے ہی نہیں بلکہ سمندری قزاقی، منشیات اسمگلنگ، انسانی اسمگلنگ، غیر قانونی ماہی گیری اور موسمیاتی تبدیلیوں جیسے غیر روایتی خطرات کا بھی سامنا ہے۔ ماہرین کے مطابق کئی ساحلی ممالک محدود وسائل اور نگرانی کی کمزور صلاحیتوں کے باعث ان چیلنجز سے مؤثر انداز میں نمٹنے میں مشکلات کا شکار ہیں۔

افریقہ سی ڈی ایس نے ایبولا کی وبا کے دوران ہندوستانی حکومت کطبی امداد کا خیر مقدم کیا

ادیس ابابا۔ یکم جون۔ ایم این این۔ بیماریوں کے کنٹرول اور روک تھام کے افریقہ کے مراکز (افریقہ سی ڈی سی) نے جمہوری جمہوریہ کانگو (ڈی آر سی) کے مشرقی علاقوں میں ایبولا سے نمٹنے کی جاری کوششوں کی حمایت کے لیے حکومت ہند کی طرف سے فراہم کردہ ہنگامی تشخیص، علاج اور طبی سامان کا خیر مقدم کیا۔ براعظمی پبلک ہیلتھ ایجنسی پر ایک پوسٹ میں مزید کہا گیا کہ یہ امداد اس وباء پر قابو پانے اور متاثرہ کمیونٹیز کی مدد کے لیے جاری کوششوں کو تقویت دے گی۔ اس نے ہندوستان کی حمایت کی بھی تعریف کرتے ہوئے کہا، "ہم افریقہ کے ساتھ یکجہتی کے لئے ہندوستان کی حکومت اور لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

جواں دوست
Jawan Dost
www.jawandost.com

ہندوستان-آسٹریلیا کی دفاعی مصروفیات میں اضافہ ہوا: راجناتھ سنگھ

نئی دہلی۔ یکم جون۔ ایم این این۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے پیر کو ہندوستان-آسٹریلیا کے وزیر دفاع کے سالانہ مذاکرات کی ستائش کی اور اس بات پر زور دیا کہ کس طرح پچھلے سال اس کے آغاز سے، دونوں ممالک کے درمیان فوجی مصروفیات کے محاذ پر تعلقات گہرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ تبصرہ یہاں نئی دہلی میں ہندوستان-آسٹریلیا وزرائے دفاع ڈائیلاگ (ڈی ایم ایم) کے دوسرے دور سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے آسٹریلوی وزیر دفاع رچرڈ مارلس سے کہا، "مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ سالانہ وزارت دفاعی ڈائیلاگ کے قیام کے بعد سے، ہم نے اپنی دفاعی مصروفیات میں اضافہ دیکھا ہے۔-اکتوبر 2025 سے کئی امید افزا سنگ میل حاصل کیے گئے ہیں۔ انہوں نے اکتوبر 2025 میں آسٹریلیا میں ہندوستان-آسٹریلیا ڈی ایم ایم کے افتتاح کے دوران دونوں رہنماؤں کے درمیان مثبت ملاقات کو یاد کیا اور آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتھونی البانی کے ساتھ ان کے اور ہندوستانی وفد کے ساتھ واضح بات چیت کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا۔ راجناتھ سنگھ نے اس بات پر زور دیا کہ لیڈروں کے لیے ہر سال ایک بار ملاقات کرنے کا یہ فیصلہ، "ہمارے دفاعی تعلقات کی پیشرفت کا جائزہ لینے اور اگلے چند سالوں کے لیے راستہ طے کرنے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ انہوں نے حکومت کو دفاعی قیادت کی حالیہ اہم تقرریوں پر بھی مبارکباد پیش کی جن میں پہلی خاتون وزیر دفاع اور پہلی خاتون مسلح سربراہ شامل ہیں۔ انہوں نے آسٹریلیا کے 2026 نیشنل ڈیفنس اسٹڈیز اور 2026 کے مربوط سرمایہ کاری پروگرام کی بھی تعریف کی۔ راجناتھ سنگھ نے کہا،" میں ان گہری پالیسی دستاویزات پر آپ کی بصیرت حاصل کرنے اور ہندوستان-آسٹریلیا دفاعی تعلقات میں ترقی کے ممکنہ مواقع تلاش کرنے کا منتظر ہوں۔

میانمار جنوب مشرقی ایشیا کیلئے ہندوستان کا داخلی دروازہ: مرمو

نئی دہلی، یکم جون (یواین آئی) صدر جمہوریہ محترمہ دروپدی مرمو نے پیر کو یہاں راشٹرپتی بھون میں میانمار کے صدر یو من آنگ ہلینگ کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ میانمار جنوب مشرقی ایشیا کے لیے ہندوستان کا داخلی دروازہ (گیٹ وے) ہے۔ ہندوستان کے پانچ روزہ دورے پر آئے میانمار کے صدر کا وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ دوطرفہ مذاکرات کے بعد راشٹرپتی بھون میں استقبال کرتے ہوئے محترمہ مرمو نے کہا کہ ہندوستان اور میانمار کے درمیان گہرے ثقافتی، تہذیبی اور روحانی تعلقات ہیں، جو صدیوں پرانے ہیں۔ انہوں نے کہا، "ہمارے تعلقات باہمی افہام و تفہیم اور دوستی کی ایک مضبوط بنیاد پر قائم ہیں۔ میانمار جنوب مشرقی ایشیا کے لیے ہندوستان کا داخلی دروازہ ہے، کیونکہ یہ واحد آسیان ملک ہے جس کی سرحد ہندوستان سے ملتی ہے۔ یہ ہندوستان کی نیبر ہڈ فرسٹ'، 'ایکٹ ایسٹ' اور ساگر' پالیسیوں میں ایک اہم شراکت دار ہے۔" صدر جمہوریہ نے میانمار کے صدر کے طور پر عہدہ سنبھالنے پر صدر ہلینگ کو مبارکباد دی اور کہا کہ ہندوستان اپنی دوطرفہ شراکت داری کو مزید مضبوط کرنے کے لیے نئی حکومت کے ساتھ مل کر کام کرنے کا خواہاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان، میانمار حکومت کی کوششوں میں اس کی ترجیحات کے مطابق تعاون کرنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے میانمار میں امن اور مفاہمت کی سمت میں کی جانے والی کوششوں کے لیے ہندوستان کی غیر متزلزل حمایت کا اظہار کیا۔ محترمہ مرمو نے کہا کہ کنیکٹیویٹی' ہندوستان-میانمار شراکت داری کا ایک اہم ستون ہے، اور انہوں نے امید ظاہر کی کہ میانمار حکومت کے تعاون سے جاری کنیکٹیویٹی پروجیکٹ جلد سے جلد مکمل ہو جائیں گے۔ صدر نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا۔

ہندوستان-بنگلہ دیش سرحدی بات چیت 8 جون کو ہوگی

نئی دہلی/ڈھاکہ۔ یکم جون۔ ایم این این۔ توقع ہے کہ ہندوستان اور بنگلہ دیش اگلے ہفتے دہلی میں اپنی دو سالہ ڈی جی سطح کی سرحدی بات چیت کریں گے، اس سال کے شروع میں ڈھاکہ میں بی این پی حکومت کے چارج سنبھالنے کے بعد اس طرح کی پہلی میٹنگ ہوگی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق سرحد پر باڑ لگانے، بی ایس ایف اہلکاروں پر حملے، دراندازی اور سرحد پار جرائم کی جانچ اور غیر قانونی بنگلہ دیشی تارکین وطن کے حوالے کرنے سے متعلق معاملات بات چیت کے ایجنڈے کا حصہ ہونے کا امکان ہے۔ توقع ہے کہ بارڈر گارڈ بنگلہ دیش (بی جی بی) کا ایک وفد اس کے ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی) (میجر جنرل محمد اشرف الزمان صدیقی کی قیادت میں اپنے ہم منصب بارڈر سیکیورٹی فورس (بی ایس ایف) کے ساتھ بات چیت کے لیے 8 اور 11 جون کے درمیان قومی دارالحکومت میں ہوگا۔ ہندوستانی ٹیم کی قیادت بی ایس ایف کے ڈی جی پروین کمار کریں گے۔ ہندوستان بنگلہ دیش کے ساتھ 096,4 کلومیٹر طویل بین الاقوامی سرحد کا اشتراک کرتا ہے، جس میں سے تقریباً 860 کلومیٹر پر باڑ نہیں ہے، جس میں 51.174 کلومیٹر "باڑ لگانے کے قابل نہیں" گیپ بھی شامل ہے۔ عہدیداروں نے بتایا کہ بی ایس ایف-بی جی بی ڈی جی سطح کی بات چیت 8-11 جون کے درمیان دہلی میں بی ایس ایف بیس پر ہونی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرحد پار سے ہونے والے جرائم اور باہمی تعاون سے متعلق امور پر بات چیت کا مرکزی نقطہ ہونے کی توقع ہے کیونکہ دونوں ممالک کے درمیان بات چیت کا ایجنڈا مجموعی طور پر ایک ہی ہے۔ 11 جون کو فریقین کے درمیان بات چیت کے مشترکہ ریکارڈ پر دستخط کیے جائیں گے۔ خبر رساں ایجنسی نے سیکورٹی اسٹیبلشمنٹ کے ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس سال فروری میں بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کے اقتدار میں آنے کے بعد دونوں افواج کے درمیان یہ پہلی اعلیٰ سطحی سرحدی میٹنگ ہوگی۔

سیمی کنڈکٹرز اور اے آئی میں ہند-امریکہ ٹیک پارٹنرشپ صنعتی مرحلے میں داخل

نئی دہلی، یکم جون۔ ایم این این۔ سیمی کنڈکٹرز اور مصنوعی ذہانت (اے آئی) میں ہندوستان-امریکہ کی شراکت داری، جسے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے حالیہ دورہ ہندوستان کے دوران ایک تازہ زور ملا، اسٹریٹجک ڈائیلاگ سے صنعتی عمل درآمد تک تیزی سے تیار ہوا ہے۔ یو ایس انڈیا ٹرسٹ انیشیٹو اور پیکس سیلیکا ڈیکلریشن کے ذریعے لنگر انداز، دونوں ممالک قابل اعتماد ٹیک سپلائی چینز بنانے کے لیے تعاون کر رہے ہیں۔ سینئر حکام کے مطابق، وزیر اعظم نریندر مودی اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے فروری 2025 میں جس وژن کا خاکہ پیش کیا تھا۔ شراکت داری دفاعی اور تجارتی سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ پر مرکوز ہے، جیسے کہ شکتی سیمی کنڈکٹر فیب، جو الیکٹرک گاڑیوں اور ایرو اسپیس ایپلی کیشنز کے لیے کمپاؤنڈ سیمی کنڈکٹرز تیار کر رہا ہے۔ عہدیداروں نے کہا کہ جنرل ایٹمکس اور سینو پیسس جیسی امریکی کمپنیاں 3rdiTech جیسے ہندوستانی اداروں کے ساتھ شراکت داری کر رہی ہیں تاکہ ڈیزائنوں کی توثیق کی جا سکے اور ایک مضبوط انجینئرنگ افرادی قوت کو تربیت دی جا سکے۔ پیکس سلیکا میں شامل ہو کر، ہندوستان نے ایک منتخب عالمی نیٹ ورک میں اپنے کردار کو مستحکم کیا ہے جس کا مقصد سپلائی چین کو خطرے سے دوچار کرنا اور اہم معدنیات اور بنیادی سلیکون کے لیے مخالف ممالک پر انحصار کم کرنا ہے۔ اہلکار نے کہا کہ امریکہ اور ہندوستان فعال طور پر ایک AI انفراسٹرکچر روڈ میپ تیار کر رہے ہیں جس کا مقصد ہندوستان کے اندر بڑے پیمانے پر امریکی نژاد اے آئی انفراسٹرکچر کی مالی اعانت، پاورنگ اور اسکیلنگ میں رکاوٹوں کو دور کرنا ہے۔ امریکی ٹیکنالوجی کمپنیاں بھی ہندوستان کی تیزی سے بڑھتی ہوئی اے آئی مارکیٹ تک رسائی چاہتی ہیں اور امریکہ ہندوستان کو چین سے باہر اے آئی انفراسٹرکچر بنانے کے لیے ایک اہم ملک کے طور پر دیکھتا ہے۔ امریکی ٹیک کمپنیاں، بشمول ایمیزون، مائیکروسافٹ، اور گوگل، ہندوستان کے کلاؤڈ نیٹ ورکس اور مقامی ڈیٹا سینٹر کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے بڑے پیمانے پر، ملٹی بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ دونوں حکومتیں باہم کمپیوٹ رسائی اور مشترکہ ریگولیٹری فریم ورک، اسٹارٹ اپس کو بااختیار بنانے اور بغیر کسی پابندی والی اے آئی ڈفیوژن پالیسیوں کے سرحد پار جدت طرازی پر منسلک ہیں۔ شراکت داری مشترکہ طور پر دونوں ممالک کے قومی سلامتی کے مشیروں کے ذریعے چلائی جاتی ہے، جس میں تجارتی ڈیجیٹلائزیشن کے اہداف کو قومی سلامتی کے گہرے مفادات کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔ ہندوستان اور امریکہ نے روبیو کے حالیہ دورہ کے دوران اہم معدنیات اور نایاب زمینوں میں تعاون کو گہرا کرنے کے لیے اسٹریٹجک معاہدے پر دستخط کر کے اپنی تکنیکی شراکت کو مزید مضبوط کیا ہے۔

حیدر پور بے دخلی پر دہلی پردیش کانگریس کا حملہ، ہر خاندان کو ایک کروڑ معاوضہ دینے کا مطالبہ

نئی دہلی، یکم جون (یواین آئی) دہلی پردیش کانگریس کے صدر دیویندر یادو نے وزیر اعلیٰ محترمہ ریکھا گپتا کے انتخابی حلقہ شالیمار باغ میں واقع حیدر پور میں چلائی گئی توڑ پھوڑ کی مہم پر دہلی حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ مسٹر یادو نے مطالبہ کیا کہ سڑک کی توسیع کے پروجیکٹ کی وجہ سے اجاڑے گئے ہر خاندان کو ایک کروڑ روپے کا معاوضہ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حیدر پور میں تقریباً 150 خاندانوں کو، جو گزشتہ تین چار دہائیوں سے وہاں رہ رہے تھے، سکیورٹی فورسز کی موجودگی میں ہٹایا گیا۔ انہوں نے اندیشہ ظاہر کیا کہ یہ کارروائی او-زون کی 91 کالونیوں میں ممکنہ توڑ پھوڑ کی مہم کا آغاز ہو سکتی ہے، جس سے لاکھوں لوگ متاثر ہوں گے۔ انہوں نے حکومت کی طرف سے اعلان کردہ 3 لاکھ روپے کی امدادی رقم کو ناکافی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے متاثرہ خاندانوں کی باز آبادکاری ممکن نہیں ہے۔ ساتھ ہی ساوداگھیورا میں 11 مہینے کے لیے عارضی رہائش کے انتظام کو غریبوں کو شہر سے باہر کرنے کا منصوبہ بتایا۔

اہم معدنیات سمیت مختلف شعبوں میں تعاون بڑھائیں گے ہندوستان اور میانمار، ہندوستان کے خلاف اپنی زمین کا استعمال نہیں ہونے دے گا میانمار

نئی دہلی، یکم جون (یواین آئی) ہندوستان اور میانمار نے امن، ترقی اور خوشحالی کے لیے شراکت داری کو مضبوط بنانے اور اہم معدنیات، تجارت، سرمایہ کاری، کنیکٹیویٹی، ترقیاتی شراکت داری، صلاحیت سازی، سلامتی اور سرحدی انتظام کے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا ہے۔ ہندوستان نے میانمار کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے تئیں اپنی حمایت کا اعادہ کیا جبکہ میانمار نے ایک بار پھر یقین دہانی کرائی کہ اس کی زمین کو ہندوستان کے سکیورٹی مفادات کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور میانمار کے صدر یو من آنگ ہلینگ کے درمیان پیر کو یہاں دوطرفہ مذاکرات ہوئے جس میں دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے پر وسیع بحث کی گئی۔ بات چیت کے دوران میانمار میں جمہوریت کی بحالی کے لیے امن کا عمل، میانمار کی سابق رہنما اور انسانی حقوق کی کارکن آنگ سان سوچی، ہندوستان سے روہنگیا سمیت دیگر پناہ گزینوں کی واپسی، میانمار کی فوج کی ہندوستانی علاقوں میں چھپے میانمار کے مسلح گروپوں کے خلاف کارروائی، کلادان ملٹی ماڈل ٹرانزٹ ٹرانسپورٹ پروجیکٹ اور انڈیا-میانمار-تھائی لینڈ سہ رخی شاہراہ جیسے امور پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ مذاکرات کے بعد وزارت خارجہ نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ہندوستان اپنی نیبر ہڈ فرسٹ'، 'ایکٹ ایسٹ' اور ساگر' پالیسیوں کے مطابق، میانمار کا ایک قابل اعتماد پڑوسی، معتبر شراکت دار اور بحران کے وقت سب سے پہلے مدد کرنے والے ملک کا کردار ادا کرتا رہے گا۔ وزارت خارجہ نے کہا، "وزیر اعظم نریندر مودی نے میانمار کے صدر یو من آنگ ہلینگ کے ساتھ ہندوستان-میانمار کے دوطرفہ تعلقات کو مزید گہرا کرنے پر وسیع تبادلہ خیال کیا۔ طویل عرصے سے چلے آ رہے تاریخی اور عوام سے عوام کے درمیان تعلقات پر مبنی، دونوں فریق امن، ترقی اور خوشحالی کے لیے شراکت داری کو آگے بڑھانے اور تجارت، سرمایہ کاری، کنیکٹیویٹی، ترقیاتی شراکت داری، صلاحیت سازی، سلامتی اور سرحدی انتظام کے شعبوں میں مزید تعاون کرنے پر متفق ہوئے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان اپنی نیبر ہڈ فرسٹ'، 'ایکٹ ایسٹ' اور ساگر' پالیسیوں کے مطابق، میانمار کا ایک قابل اعتماد پڑوسی، معتبر شراکت دار اور بحران کے وقت میں سب سے پہلے مدد کرنے والا ملک بنا رہے گا۔ وزیر اعظم نے میانمار میں امن اور بات چیت کی حمایت کے لیے ہندوستان کی آمادگی کا اعادہ کیا، جس میں وفاقی نظام حکومت اور اقتصادی ترقی کے تجربات کا تبادلہ بھی شامل ہے۔" مذاکرات کے بعد جاری کردہ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ دونوں فریقوں نے اپنے سکیورٹی مفادات کے خلاف سرگرمیوں کے لیے خودمختار علاقے کے غلط استعمال کو روکنے کی اہمیت پر زور دیا۔ اس میں کہا گیا ہے، "وزیر اعظم نے میانمار کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے تئیں ہندوستان کی حمایت کا اعادہ کیا۔ دونوں فریقوں نے اپنے سکیورٹی مفادات کے خلاف سرگرمیوں کے لیے خودمختار علاقے کے غلط استعمال کو روکنے کی اہمیت پر زور دیا۔ صدر نے میانمار کی اس یقین دہانی کو دہرایا کہ اس کے علاقے کو ہندوستان کے سکیورٹی مفادات کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ وزیر اعظم نے اس بات کی تصدیق کی کہ ہندوستان، میانمار کے ایک مستقل اور قابل اعتماد شراکت دار کے طور پر، دونوں ممالک کے درمیان سکیورٹی تعاون کو مزید گہرا کرنے کے لیے پرعزم ہے۔" مسٹر مودی نے زور دے کر کہا کہ بہتر کنیکٹیویٹی سے اس خطے میں باہمی فائدے والے اقتصادی روابط اور مشترکہ خوشحالی کو فروغ ملے گا۔ اس سلسلے میں، دونوں فریقوں نے کلادان ملٹی ماڈل ٹرانزٹ ٹرانسپورٹ پروجیکٹ اور انڈیا-میانمار-تھائی لینڈ سہ رخی شاہراہ کو مکمل کرنے کی سمت میں مل کر کام کرنے کی اہمیت کو تسلیم کیا۔ ہندوستان نے میانمار کے طلبہ کے لیے میکانگ گنگا آئی سی سی آر اسکالرشپس اس سال سے 36 سے بڑھا کر 100 کرنے کا اعلان کیا۔ دونوں فریق دوطرفہ تجارت کو آسان بنانے اور بڑھانے پر متفق ہوئے، جس میں روپیہ-کیات نظام' کے ذریعے تجارت بھی شامل ہے۔ دونوں فریقوں نے اپنے اپنے قومی قوانین اور ضوابط کے مطابق، زرعی پروسیسنگ، پٹرولیم، توانائی اور کان کنی جیسے باہمی مفاد کے شعبوں میں تجارت اور سرمایہ کاری کے تعاون کو مزید مضبوط کرنے کے لیے بھی حمایت کا اظہار کیا۔ بعد میں خارجہ سکریٹری وکرم مسری نے پریس کانفرنس میں سوالات کے جواب میں کہا کہ اہم معدنیات کے بارے میں بھی دونوں فریقوں کے درمیان بات چیت ہوئی۔ اس بارے میں گزشتہ کچھ وقت سے بات ہو رہی ہے اور آج بھی یہ اتفاق ہوا کہ دونوں فریق اس بارے میں رابطے میں رہیں گے اور اس شعبے میں تعاون بڑھائیں گے۔ دفاعی شعبے میں تعاون سے متعلق سوال پر انہوں نے کہا کہ یہ اس لیے اہم ہے کیونکہ دونوں ممالک کے درمیان ڈیڑھ ہزار کلومیٹر سے بھی لمبی سرحد ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی دفاعی شعبے میں دونوں ممالک کے درمیان تعاون خاص طور پر تربیت، صلاحیت سازی اور اقوام متحدہ کی امن فوج میں میانمار کے فوجیوں کی تربیت سے متعلق ہے۔ خارجہ سکریٹری نے یہ پوچھے جانے پر کہ کیا بات چیت میں سائبر اسکیم نیٹ ورک اور اس میں پھنسے ہندوستانی شہریوں کے بارے میں بھی بات چیت ہوئی، کہا کہ اس بارے میں دونوں ممالک کے درمیان گزشتہ کافی وقت سے تعاون رہا ہے۔ میانمار سے تقریباً 2400 ہندوستانی شہریوں کو واپس لایا جا چکا ہے اور تقریباً 150 ابھی بھی وہاں پھنسے ہیں۔ ان لوگوں کو بھی واپس لانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں مسٹر مسری نے کہا کہ وزیر اعظم نے صدر کے ساتھ بات چیت میں وہاں کی سابق رہنما آنگ سان سوچی کا معاملہ اٹھایا لیکن اس پر امن عمل کے وسیع تر معاملے کے تحت بات ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میانمار میں امن، شمولیت اور تمام شراکت داروں کے ساتھ بات چیت کا حامی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ہندوستان وہاں کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا اور ہم ایک پڑوسی کے ناطے بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کلادان ملٹی ماڈل ٹرانزٹ ٹرانسپورٹ پروجیکٹ اور انڈیا-میانمار-تھائی لینڈ سہ رخی شاہراہ جیسے معاملات پر بھی تبادلہ خیال ہوا۔ انہوں نے کہا کہ وہاں فوج اور نسلی گروہوں کے درمیان تصادم چل رہا ہے اور اسے دیکھتے ہوئے کارکنوں کی حفاظت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے یہ معاملہ اٹھایا اور میانمار کا کہنا ہے کہ وہ پروجیکٹوں کی حفاظت کے لیے ہر ممکن قدم اٹھائے گا۔ مسٹر مسری نے کہا کہ ہندوستان کے انتہا پسند عناصر کے معاملے پر بھی بات ہوئی لیکن یہ حساس ہے اور ان کے خلاف اقدامات کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے میزورم میں سرگرم میانمار کے گروپوں کا بھی معاملہ اٹھایا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ جب میانمار کی فوج ان گروپوں پر کارروائی کرتی ہے تو اسے ہندوستانیوں کی حفاظت کا دھیان رکھنا چاہیے۔

ائیر مارشل ترون چودھری نے ائیر آفیسر کمانڈنگ اِن چیف، سنٹرل ائیر کمانڈ کا عہدہ سنبھالا

نئی دہلی، یکم جون (یواین آئی) ایئر مارشل ترون چودھری، اے وی ایس ایم، وی ایس ایم نے یکم جون 2026 کو سینٹرل ایئر کمانڈ کے ایئر آفیسر کمانڈنگ ان چیف کا عہدہ سنبھال لیا۔ انہیں دسمبر 1989 میں ہندوستانی فضائیہ کے فائٹر اسٹریم میں کمیشن دیا گیا تھا۔ وہ نیشنل ڈیفنس اکیڈمی، ڈیفنس سروسز اسٹاف کالج، کالج آف ایئر وارفیئر اور نیشنل ڈیفنس کالج کے سابق طالب علم ہیں۔ اس ممتاز کیریئر کے دوران ایئر مارشل نے متعدد اہم آپریشنل، اسٹاف اور سفارتی عہدوں پر خدمات انجام دی ہیں، جن میں سویڈن میں واقع بھارتی سفارت خانے میں دفاعی اتاشی کا عہدہ بھی شامل ہے، جہاں انہیں بیک وقت ناروے، فن لینڈ اور ڈنمارک کے لیے بھی منظوری حاصل تھی۔ انہوں نے ہیڈکوارٹر آئی ڈی ایس اور ایئر ہیڈکوارٹر میں اہم عملے کی ذمہ داریاں بھی انجام دی ہیں۔

صنعتی پیداوار میں اپریل 2026 کے دوران 4.9 فیصد اضافہ، نئے بنیادی سال 23-2022 کے تحت صنعتی پیداوار اشاریہ جاری

نئی دہلی، یکم جون (یواین آئی) حکومت کی جانب سے بنیادی سال 23-2022 پر مبنی صنعتی پیداوار اشاریہ (آئی آئی پی) کی نئی سیریز کے تحت پیر کو جاری رپورٹ کے مطابق اپریل 2026 میں صنعتی پیداوار میں سالانہ بنیاد پر 4.9 فیصد اضافہ درج کیا گیا۔ گزشتہ سال اسی مہینے صنعتی ترقی کی شرح 5.7 فیصد جبکہ رواں سال مارچ میں 3.2 فیصد رہی تھی۔ وزارتِ شماریات و پروگرام نفاذ کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق اپریل 2026 میں صنعتی پیداوار اشاریہ بڑھ کر 118.9 پوائنٹس تک پہنچ گیا، جو اپریل 2025 کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ اس دوران مینوفیکچرنگ (صنعتی پیداوار) شعبے میں 6.2 فیصد، بجلی اور گیس سپلائی کے شعبے میں 4.9 فیصد، جبکہ سیوریج اور فضلہ نظم و نسق کے شعبے میں 6.6 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ تاہم کان کنی اور معدنی مصنوعات کے شعبے میں پیداوار ایک سال پہلے کے مقابلے میں 5.1 فیصد کم رہی۔ رپورٹ کے مطابق مینوفیکچرنگ سیکٹر کی کارکردگی نمایاں رہی، جہاں 23 میں سے 17 صنعتی گروپوں میں سالانہ بنیاد پر اضافہ درج کیا گیا۔ موٹر گاڑیوں، ٹریلرز اور سیمی ٹریلرز کی تیاری میں 12.7 فیصد، برقی آلات سازی میں 19.2 فیصد اور مشینری و آلات کی تیاری میں 12.9 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ اپریل میں بنیادی اشیا کی صنعت میں 0.8 فیصد، سرمایہ جاتی اشیا (کیپیٹل گڈز) میں 16 فیصد، جبکہ درمیانی اشیا تیار کرنے والے شعبے میں 7.7 فیصد اضافہ ہوا۔ اسی عرصے میں بنیادی ڈھانچے اور تعمیرات سے وابستہ اشیا کی پیداوار 7.1 فیصد بڑھی، صارفین کی پائیدار اشیا (کنزیومر ڈیوریبلز) میں 4.3 فیصد اور غیر پائیدار صارف اشیا میں 2.8 فیصد اضافہ درج کیا گیا۔ حکومت کے مطابق سرمایہ جاتی اشیا میں 16 فیصد اضافہ سرمایہ کاری کی سرگرمیوں اور صنعتی توسیع کی علامت ہے، جبکہ انفراسٹرکچر اور تعمیراتی شعبے کی 7.1 فیصد ترقی تعمیری سرگرمیوں میں مضبوطی ظاہر کرتی ہے۔ اسی طرح صارفین کی پائیدار اشیا میں اضافہ گھریلو طلب میں بہتری کی نشاندہی کرتا ہے۔ آئی آئی پی کی نئی سیریز میں 463 اشیا کے گروپ شامل کیے گئے ہیں، جن میں 120 نئے گروپوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ نئے شامل کیے گئے مصنوعات میں ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ، سی سی ٹی وی کیمرے، اسٹنٹ، ویکسین، ہوائی جہاز اور خلائی جہاز کے پرزے، نایاب معدنیات، پانی کی فراہمی اور فضلہ انتظام سے متعلق مصنوعات شامل ہیں۔ جبکہ سائیکل ٹیوب، مٹی کا تیل (کیروسین)، فلوروسینٹ ٹیوب، پرنٹنگ مشینری اور سلائی مشین جیسی اشیا کو نئی سیریز میں شامل نہیں کیا گیا۔ ایسوچیم (ASSOCHAM) کے صدر نرمل کمار منڈا نے کہا کہ سرمایہ جاتی اشیا کے شعبے میں 16 فیصد اضافہ نہایت حوصلہ افزا ہے اور یہ ملک میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری اور مضبوط مجموعی طلب کی نشاندہی کرتا ہے۔

راشن کارڈ کیلئے سالانہ آمدنی کی حد بڑھانا غریب خاندانوں کے حقوق پر چوٹ: ڈاکٹر نریش

نئی دہلی، یکم جون (یواین آئی) دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے ترجمان ڈاکٹر نریش کمار نے نئے راشن کارڈ کے لیے سالانہ آمدنی کی حد بڑھائے جانے کو لے کر ریاستی حکومت پر نکتہ چینی کی ہے اور اسے غریب خاندانوں کے حقوق پر چوٹ قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر نریش نے پیر کو نامہ نگاروں سے کہا کہ راشن اسکیم بنیادی طور پر غریب اور کمزور طبقات کے لیے بنائی گئی تھی، لیکن حکومت نے آمدنی کی حد میں بھاری اضافہ کر کے اس کے دائرے کو اتنا وسیع کر دیا ہے کہ حقیقی غریبوں کے حقوق متاثر ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ ریکھا گپتا حکومت نے نئے راشن کارڈوں کے لیے سالانہ آمدنی کی حد ایک لاکھ 20 ہزار روپے سے بڑھا کر دو لاکھ 50 ہزار روپے کر دی ہے۔ اس سے راشن کارڈ اسکیم کا اصل مقصد متاثر ہوگا اور غریب خاندانوں کے حقوق پر چوٹ پہنچے گی۔ انہوں نے کہا کہ جب وسائل محدود ہوں، تو حکومت کی پہلی ذمہ داری سب سے زیادہ ضرورت مند خاندانوں کو ترجیح دینے کی ہونی چاہیے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر سالانہ 2.50 لاکھ روپے تک آمدنی والے خاندانوں کو بھی اسی زمرے میں شامل کیا جائے گا، تو انتہائی غریب خاندانوں کو ترجیح کیسے ملے گی؟ حکومت کو واضح کرنا چاہیے کہ اس فیصلے سے اہل خاندانوں کی تعداد کتنی بڑھے گی اور اس کا اثر موجودہ مستفیدین پر کیا پڑے گا؟ کانگریس کے ترجمان نے کہا کہ دہلی حکومت نے اب تک خطِ غربت سے نیچے (بی پی ایل) راشن کارڈ کے بارے میں بھی کوئی واضح اعلان نہیں کیا ہے۔ حکومت نئے راشن کارڈوں کی تشہیر میں مصروف ہے، لیکن ان خاندانوں کے بارے میں خاموش ہے جو انتہائی کم آمدنی میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور سرکاری امداد کے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔ ڈاکٹر نریش نے کہا کہ راشن کارڈ کے لیے ضروری انکم سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ہی لوگوں کے لیے بڑا مسئلہ بن گیا ہے۔ درخواست گزاروں کو پہلے آن لائن درخواست دینی پڑتی ہے اور اس کے بعد اصل دستاویزات کی تصدیق کے لیے سب ڈویژنل مجسٹریٹ (ایس ڈی ایم) کے دفاتر کے چکر لگانے پڑتے ہیں، جہاں گھنٹوں لمبی لائنوں میں کھڑا رہنا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ متعدد شہریوں نے شکایت کی ہے کہ دستاویزات کی تصدیق کے بعد بھی 15 سے 20 دنوں تک انکم سرٹیفکیٹ جاری نہیں ہو رہے ہیں، جس کی وجہ سے اہل لوگ راشن کارڈ کی درخواست کا عمل مکمل نہیں کر پا رہے ہیں۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ محترمہ ریکھا گپتا کے بیان پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ حکومت سوشل میڈیا پر ایک کلک میں راشن کارڈ بنا رہی ہے، جبکہ عوام حقیقی زندگی میں انکم سرٹیفکیٹ کے لیے لائنوں میں کھڑی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ دہلی حکومت راشن کارڈ پالیسی پر وضاحت لائے، بی پی ایل خاندانوں کے مفادات کا تحفظ یقینی بنائے اور انکم سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے نظام میں فوری اصلاح کرے تاکہ واقعی ضرورت مند لوگ سرکاری سہولیات سے محروم نہ رہیں۔

بشیر بدر محبت اور انسانی فکروں کا لافانی شاعر: ڈاکٹر احتشام احمد خان

ڈاکٹر بشیر بدر کو امریکن انسٹی ٹیوٹ آف انڈین اسٹڈیز میں پیش کی گئی خراج عقیدت

لکھنؤ۔ یکم جون۔نئی غزل کا سب سے چمکتا ہوا معتبر، مستند اور معیاری نام ڈاکٹر بشیر بدر دنیا سے کوچ کر گئے۔ 91 سالہ بشیر بدر، جو ڈیمنشیا اور عمر سے متعلق دیگر پیچیدگیوں میں مبتلا تھے، نے عید الاضحیٰ کے مقدس دن بھوپال کی عیدگاہ ہلس میں اپنی رہائش گاہ پر آخری سانس لی۔ ان کے انتقال کی خبر سے ملک اور دنیا بھر کے ادبی حلقوں میں گہری خاموشی اور غم کی لہر دوڑ گئی ہے مذکورہ خیالات کا اظہار معروف شاعر ملک زادہ جاوید نے امریکن انسٹی ٹیوٹ آف انڈین اسٹڈیز میں بشیر بدر کی یاد میں منعقد ایک تعزیتی جلسے کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ اپنی شاعری میں 'بشیر بدر' ہمیشہ زندہ رہیں گے: تعزیتی جلسے کی نظامت کرتے ہوئے پرویز ملک زادہ نے کہا اپنی مخملی آواز، نازک لہجے اور روح کو چھو لینے والے اشعار سے لاکھوں دلوں پر راج کرنے والے اردو کے عظیم شاعر ڈاکٹر بشیر بدر اب ہم میں نہیں رہے۔ ڈاکٹر بشیر بدر کی صحت کافی عرصے سے خراب تھی۔ ڈیمنشیا کے شدید عارضہ میں مبتلا یہ عظیم شاعر اپنی یادداشت تقریباً مکمل طور پر کھو چکے تھے، اپنے قریبی دوستوں کو بھی پہچاننے سے قاصر تھے۔ خرابی صحت کے باعث انہوں نے گزشتہ کچھ سالوں سے مشاعروں اور عوامی زندگی سے مکمل طور پر دوری اختیار کر رکھی تھی۔ تاہم ان کے اشعار عام و خاص کے دلوں اور لبوں پر زندہ ہیں۔ ڈاکٹر بشیر بدر نے مشاعروں میں شرکت تو بہت بعد میں شروع کی۔ لیکن 1950 سے ہی برصغیر کے جتنے اعلیٰ اور معیاری ادبی رسائل تھے سب میں ان کی غزلیں شائع ہو رہی تھیں۔ وہ ادبی حلقوں میں تو جانا پہچانا نام بن چکے تھے، اور ان کا پہلا پہلا مجموعہ 1971 میں ''اکائی'' کے نام سے شائع ہوا۔ اس مجموعہ کے ساتھ ہی ان کی شہرت نے بلندیاں چھونا شروع کر دیں۔ بشیر بدر حقیقتاً ایسے شاعر تھے، جن کو فراموش نہیں کیا جاسکتا اور کہا یہ جاتا ہے کہ آسان زبان میں بڑی شاعری کرنا مشکل کام ہے، لیکن آپ یہ دیکھئے کہ بشیر بدر صاحب نے عام فہم زبان میں بہت ہی معیاری شاعری کی ہے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کے جتنے زیادہ اشعار لوگوں کو یاد ہیں، موجودہ دور کے دوسرے شعرا کے اشعار کم ہی لوگوں کو یاد ہیں۔ ہر موقع پر پارلیامنٹ سے لیکر ہر محافل اور مجالس میں ان کے اشعار کوڈ کئے جاتے ہیں۔ اور یہی ان کی مقبولیت کا راز ہے، ان کی شاعری کی شہرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب وہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں ایم اے کا اکزام دے رہے تھے تو جدید شاعری پر پرچہ امتحان کچھ اشعار تشریح کیلئے آئے جس میں خود ان کا بھی ایک شعر تھا۔ اب اسی سے ان کی قابلیت، مقبولیت، اور شہرت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اور ڈاکٹر بشیر بدر صاحب جب بھی لکھنؤ تشریف لاتے تو ناچیز کے گھر پر ہی قیام کرتے، اور والد صاحب اور ان کے ساتھ بیٹھ کر گھنٹوں باتیں ہوتی رہتیں، بہرحال ان کی موت ہمارے اور اردو ادب کیلئے ناقابل تلافی خسارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ محبت اور انسانی فکروں کا لافانی شاعر: امریکن انسٹی ٹیوٹ آف انڈین اسٹڈیز کے ہیڈ ڈاکٹر احتشام احمد خان نے کہا کہ ڈاکٹر بشیر بدر نے روایتی اور پیچیدہ اردو شاعری کو ترک کرتے ہوئے عام بولے جانے والے الفاظ کو اپنی غزلوں میں شامل کیا۔ انہوں نے انسانی رشتوں کی پیچیدگیوں، بے پناہ محبتوں، جدائی کے درد اور معاشرے کی بدلتی ہوئی حقیقتوں کو انتہائی سادگی اور سنجیدگی سے قلمبند کیا۔ ان کے انتقال سے اردو شاعری کے ایک پورے دور کا خاتمہ ہوگیا۔ دیگر مقررین خصوصاً حکیم رئیس طبیہ کالج سنبھل کے پرنسپل ڈاکٹر ارشاد احمد خان بیاروی، نیّر عمر، صحافی ضیاء اللہ صدیقی، معروف شاعر سیف بابر، ڈاکٹر شجاع الحق ندوی، انٹگرل یونیورسٹی کے ڈاکٹر سید محمد صبیح ندوی، مولانا عبدالکریم ندوی، لکھنؤ یونیورسٹی شعبہ عربی کے ڈاکٹر اعجاز احمد، شعبہ فارسی کے ڈاکٹر ناظر حسین اور شبلی بیگ وغیرہ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ڈاکٹر بشیر بدر کی موت کی خبر نے دل کو گہرے رنج و غم سے ملول کر دیا۔ اردو شاعری کا ایک روشن، شگفتہ اور خوشبو بکھیرتا عہد اپنے اختتام کو پہنچا۔ وہ محض ایک شاعر نہیں تھے بلکہ نرم لہجے، لطیف احساسات اور تہذیبی شائستگی کی ایک مکمل علامت تھے۔

درگاہوں اور مزارات کے تقدس پر کوئی آنچ نہیں آنے دی جائے گی: عرفان قادری

درگاہ حاجی حرمین شاہ رحمۃ اللہ علیہ سمیت مذہبی و تاریخی ورثے کے تحفظ کیلئے قانونی جدوجہد جاری رکھنے کا اعلان

لکھنؤ، 31 مئی (پریس ریلیز): آل انڈیا مسلم مجلس کے جنرل سکریٹری محمد عرفان خاں قادری نے کہا ہے کہ کے جی ایم یو کے احاطے میں واقع درگاہ حضرت حاجی حرمین شاہؒ اور دیگر قدیم مزارات لکھنؤ کے مذہبی، روحانی اور تہذیبی ورثے کا اہم حصہ ہیں، جن کے تحفظ کو ہر حال میں یقینی بنایا جانا چاہئے۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ یہ مزارات برسوں سے عوام کی عقیدت اور روحانی وابستگی کا مرکز رہے ہیں اور لکھنؤ کی گنگا جمنی تہذیب اور مشترکہ ثقافتی ورثے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب تک ایسا کوئی حتمی قانونی یا تاریخی ثبوت سامنے نہیں آیا جس سے ان مزارات یا درگاہ کی حیثیت مشکوک ہوتی ہو۔ عرفان قادری نے کہا کہ دستیاب قانونی حقائق اور عدالتی کارروائیوں کی روشنی میں درگاہ اور متعلقہ مزارات کی حیثیت کا احترام کیا جانا چاہیے۔ کسی بھی ادارے کو اپنے دائرۂ اختیار سے تجاوز کرتے ہوئے ایسے اقدامات نہیں کرنے چاہئیں جن سے عوامی بے چینی یا غیر ضروری تنازعات جنم لیں۔ انہوں نے کہا کہ درگاہ کی اراضی اور وہاں مبینہ طور پر پارکنگ کے قیام سے متعلق پہلے ہی تحفظات موجود ہیں، لہٰذا کسی بھی یکطرفہ کارروائی، نوٹس، قبضے کی کوشش یا مذہبی و تاریخی ورثے کو نقصان پہنچانے والے اقدام کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ لکھنؤ کے شیعہ، سنی اور تمام امن پسند شہری اپنے مشترکہ مذہبی و تاریخی ورثے کے تحفظ کے معاملے میں یکساں فکر رکھتے ہیں۔ درگاہیں، خانقاہیں اور مزارات شہر کی تہذیبی شناخت، رواداری اور مذہبی ہم آہنگی کی علامت ہیں، اس لیے ان کے تقدس اور تاریخی حیثیت کا تحفظ ضروری ہے۔ عرفان قادری نے واضح کیا کہ آل انڈیا مسلم مجلس آئین ہند، قانون کی بالادستی اور جمہوری اقدار پر مکمل یقین رکھتی ہے۔ اگر تاریخی مزارات یا درگاہوں کے خلاف کوئی غیر منصفانہ یا یکطرفہ اقدام کیا گیا تو تمام جمہوری اور قانونی راستے اختیار کیے جائیں گے۔ انہوں نے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ، ضلع مجسٹریٹ، پولیس کمشنر اور دیگر متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ درگاہ حضرت حاجی حرمین شاہؒ سمیت تمام تاریخی مزارات کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے اور شہر کے امن، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور مشترکہ تہذیبی ورثے کے فروغ کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔

یوپی کے کئی اضلاع میں آندھی وبارش سے موسم ہوا خوشگوار، 24 گھنٹہ میں 31 اموات

لکھنو: 31 مئی (پی این ایس) یوپی میں نوتپا کے درمیان 2 دن سے آندھی طوفان اور بارش سے موسم بدل گیا ہے۔ ہفتہ اور اتوار کو ریاست کے بیشتر اضلاع میں بادل چھائے رہے۔ ٹھنڈی ہوا کی وجہ سے زیادہ گرمی نہیں تھی۔ درجہ حرارت میں 10 ڈگری سینٹی گریڈ کی گراوٹ ریکارڈ کی گئی۔ 28 مئی کو باندہ کا درجہ حرارت ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ جو کہ 37 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ گیا ہے۔ یوپی کے پروانچل میں کئی اضلاع میں اتوار کی صبح آندھی اور بارش ہوئی جس سے موسم خوشگوار ہوگیا۔ سنت کبیر نگر، بستی اور سدھارتھ نگر میں میں الگ الگ اوقات میں بارش ہوئی۔ وہیں لکھیم پور کھیری، بہرائچ، سہارن پور اور میرٹھ میں دوپہر 3 بجے آندھی چلی، پھر بارش شروع ہوگئی۔

ایک ترقی یافتہ ہندوستان کے وژن کو عملی جامہ پہنانے کے لیے محکمہ آبپاشی کی اسکیموں اور کامیابیوں کو عوام تک پہنچانے کی ہدایات

لکھنؤ: 31 مئی۔ وزیر اعلیٰ جناب یوگی آدتیہ ناتھ کی ہدایت کے مطابق، آج ایک اہم میٹنگ محکمہ آبپاشی کے ہیڈ کوارٹر میں آبپاشی کے وزیر جناب سوتنتر دیو سنگھ کی صدارت میں منعقد ہوئی تاکہ ترقی یافتہ ہندوستان کے وژن کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔ میٹنگ میں، وزیر جل شکتی جناب سواتنتر دیو سنگھ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں، ملک "ترقی یافتہ ہندوستان" کے ہدف کی طرف تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ حکومت کی جانب سے چلائی جانے والی اسکیموں، کامیابیوں اور عوامی بہبود کے پروگراموں کے بارے میں معلومات معاشرے کے ہر فرد تک پہنچیں۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ آبپاشی اور آبی وسائل ریاست میں زرعی ترقی، آبی تحفظ، آبپاشی کی سہولیات کی توسیع اور کسانوں کی خوشحالی کے لیے مسلسل کام کر رہا ہے، اور یہ کہ ان کامیابیوں کو عوام تک پہنچانا تمام عہدیداروں کی اہم ذمہ داری ہے۔ وزیر موصوف نے ہدایت دی کہ 5 جون سے ایک پیڑ ماں کے نام" مہم کے ساتھ محکمہ جاتی عوامی بیداری کے پروگرام شروع کیے جائیں۔ اس اقدام کے تحت ریاست بھر میں 5 جون سے 21 جون 2026 تک پیدل مارچ، نمائشیں، کسان مکالمے، عوامی نمائندوں سے ملاقاتیں اور عوامی بیداری کے پروگراموں کا انعقاد کیا جائے گا۔ ان پروگراموں کے ذریعے آبپاشی کے منصوبوں، ریاستی ٹیوب ویلوں، نہری نظام کو مضبوط بنانے، پانی کے تحفظ اور زمین کی بحالی کی جدید تکنیک، جدید ٹیکنالوجی کے کاموں کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گی۔ محکمہ کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات کو عوام اور کسانوں تک پہنچایا جائے گا۔ میٹنگ میں موجود، ریاستی وزیر جناب دنیش کھٹک نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ محکمہ کے بڑے پروجیکٹوں، بنیادی ڈھانچے اور ترقیاتی کاموں کو مؤثر طریقے سے عوام کے سامنے پیش کریں، تاکہ عوام محکمہ کے کردار اور کامیابیوں سے واقف ہوسکیں۔ ریاستی وزیر رام کیش نشاد نے کہا کہ لفٹ کینال اسکیموں کے ذریعے کسانوں کو آبپاشی کی سہولیات فراہم کرنے اور نہروں کے آخری سروں تک پانی کی فراہمی جیسی اہم کامیابیوں کو خاص طور پر عوام تک پہنچایا جانا چاہئے تاکہ کسانوں کو محکمہ کی اسکیموں کا حقیقی فائدہ مل سکے۔ میٹنگ میں پرنسپل سکریٹری آبپاشی جناب انل گرگ نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ محکمانہ کامیابیوں کی تشہیر کے لیے مختلف مواصلاتی ذرائع کا موثر استعمال کریں۔ انہوں نے کہا کہ ضلعی سطح پر کسانوں کے سیمینار، عوامی رابطہ پروگراموں، نمائشوں اور دیگر عوامی رابطہ سرگرمیوں کے ذریعے محکمہ کی اسکیموں کے بارے میں وسیع پیمانے پر بیداری پیدا کی جانی چاہئے۔

آئی اے ایس افسر ارچنا اگروال کو ریونیو بورڈ کا چیئرمین مقرر کیا گیا

لکھنؤ: 31 مئی (پی این ایس) یوگی آدتیہ ناتھ حکومت نے انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس کی سینئر افسر ارچنا اگروال کو ریونیو بورڈ کا چیئرمین مقرر کیا ہے۔ ریونیو بورڈ ریاست کے اہم ترین انتظامی اداروں میں سے ایک ہے، جو زمین، محصول اور اپیلوں سے متعلق اہم معاملات کی نگرانی کرتی ہے۔ اگروال کی ریونیو بورڈ کی سربراہی میں تقرری کو سرکاری سطح پر ایک اہم انتظامی تبدیلی قرار دیا جا رہا ہے۔ اپنی نئی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ وہ محکمہ ٹرانسپورٹ کی ایڈیشنل چیف سکریٹری بھی رہیں گی۔ 1990 بیچ کی آئی اے ایس آفیسر، اگروال اپنی موثر انتظامی صلاحیتوں، موثر فیصلہ سازی، اور حکمرانی اور انتظامیہ میں وسیع تجربے کے لیے مشہور ہیں۔ آئی اے ایس ارچنا اگروال اس سے قبل محکمہ ٹرانسپورٹ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری اور ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے چیئرمین کے عہدوں پر فائز تھیں۔

125 دن کی روزگار کی گارنٹی دیہی خاندانوں کی معاشی حفاظت کو مضبوط کرے گی: موریہ

وی بی جی رام جی ایکٹ ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کو ہر گاؤں تک لے جانے کا ایک طاقتور ذریعہ بن جائے گا

لکھنؤ: 31 مئی۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا ہے کہ وکاس بھارت۔ گارنٹی شدہ روزگار اور روزی رورل مشن (دیہی) ایکٹ، 2025 (وی بی جی رام جی ایکٹ) دیہی ہندوستان کو خود انحصار، بااختیار اور خوشحال بنانے کی سمت ایک اہم اور بصیرت والا قدم ہے۔ یہ ایکٹ دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع کو بڑھانے، ذریعہ معاش کو مضبوط بنانے اور ہر دیہی خاندان کو ترقی کے دھارے سے جوڑنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ نائب وزیر اعلیٰ مسٹر موریہ نے کہا کہ یہ اختراعی ایکٹ دیہی علاقوں میں اقتصادی سرگرمیوں کو فروغ دے گا، خود روزگار اور ہنر مندی کی ترقی کو نئی تحریک دے گا اور آمدنی کے تحفظ کے نظام کو مزید مضبوط کرے گا۔ یہ ایکٹ نہ صرف اقتصادی ترقی کا ایک ذریعہ ہے، بلکہ ہر گاؤں تک "ترقی یافتہ ہندوستان" کے عہد کو پھیلانے کی ایک مؤثر مہم بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وی بی۔جی رام جی ایکٹ، 2025 کے ذریعے دیہی مزدور خاندانوں کو اب زیادہ ملازمت کی حفاظت فراہم کی جا رہی ہے۔ ریاست میں روزگار کی ضمانت کو مضبوط بناتے ہوئے، ایکٹ کے تحت کام کے دن کی حد کو بڑھا کر 125 دن کر دیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ دیہی خاندانوں کی آمدنی بڑھانے، ان کے ذریعہ معاش کو بااختیار بنانے اور معاشی استحکام کو یقینی بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ مسٹر موریہ نے کہا کہ 125 دن کا روزگار کا موقع ہمارے کام کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو زیادہ کام، بہتر آمدنی اور خود انحصاری کی زندگی گزارنے کی نئی طاقت فراہم کرے گا۔ حکومت دیہی ترقی اور عوامی بہبود کے لیے اپنے عزم کو مسلسل مضبوط کر رہی ہے اور یہ ایکٹ اس عزم کی ایک طاقتور مثال ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ ایکٹ ریاست کے ہر گاؤں کی ترقی میں نئی توانائی ڈالے گا۔ اس کے موثر نفاذ سے دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع وضع ہوں گے، آمدنی کے تحفظ کو تقویت ملے گی، اور مجموعی ترقی کے عمل میں ہر دیہی خاندان کی فعال شرکت کو یقینی بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایکٹ دیہی معیشت کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرے گا، معاش کے متنوع مواقع کو وسعت دے گا، اور پائیدار اور جامع ترقی کے ہدف کو تیز کرے گا۔ یہ ایکٹ ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے عزم کو عملی جامہ پہنانے میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگا۔ مسٹر موریہ نے ریاست کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ خود کفیل گاؤں، مضبوط خاندانوں اور خوشحال ہندوستان کی تعمیر کی اس مہم میں حصہ لیں اور دیہی ترقی کے اس تبدیلی کی پہل کو کامیاب بنانے میں اپنا حصہ ڈالیں۔

چار سال بعد اتر پردیش کو ملا مستقل پولیس سربراہ، راجیو کرشنا نے چارج سنبھالا

لکھنؤ: 31 مئی (پی این ایس) اتر پردیش میں مستقل پولیس سربراہ کی طویل عرصے سے چلی آ رہی کمی بالآخر دور ہوگئی۔ ریاستی حکومت نے سینئر آئی پی ایس افسر اور موجودہ قائم مقام ڈی جی پی راجیو کرشنا کو کل وقتی ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی) مقرر کیا ہے۔ یہ فیصلہ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ کی جانب سے یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) کے ذریعہ پیش کردہ تین ناموں کے پینل سے منتخب کرنے کے بعد کیا گیا۔ گوتم بدھ نگر (نوئیڈا) کے رہنے والے راجیو کرشنا کی پیدائش 26 جون 1969 کو ہوئی تھی اور وہ 1991 بیچ کے آئی پی ایس افسر ہیں۔ اس نے الیکٹرانکس اور کمیونیکیشن انجینئرنگ میں تعلیم حاصل کی ہے۔ تین دہائیوں پر محیط اپنے کیریئر میں، وہ کئی اہم عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس (ڈی آئی جی)، انسپکٹر جنرل (آئی جی)، ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (اے ڈی جی)، اور یکم فروری 2024 کو انہیں ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی) کے عہدے پر ترقی دی گئی۔

اے کے ٹی یو میں ٹیبلٹ سے لگے گی حاضری، نہیں ہو سکے گی بے ضابطگی

امتحان میں سدھار کے لئے اے آئی سے لی جائے گی مدد

لکھنو: 31 مئی (پی این ایس) ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام ٹیکنیکل یونیورسٹی (AKTU) اپنے امتحانی سسٹم کو مزید ہموار کرنے کے لیے مصنوعی ذہانت (AI) کا استعمال کرے گی۔ اس اقدام کے تحت اب امتحان سینٹروں پر طلباء کی حاضری ٹیبلٹ کے ذریعے لی جائے گی۔ اس سے نہ صرف بے ضابطگیوں کو روکا جائے گا بلکہ اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے گا کہ جو طلباء اپنے ایڈمٹ کارڈ نہیں لاتے ہیں انہیں امتحان سے روکا نہیں جائے گا۔ نوئیڈا کے ایک مرکز میں اسناد کے غلط استعمال کے ایک حالیہ معاملے کے بعد، AKTU نے امتحانات میں AI کا استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ یونیورسٹی نے اپنے سینٹر فار ایڈوانسڈ اسٹڈیز (CAS) میں M.Tech کے دوسرے سمسٹر میں AI کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ وائس چانسلر پروفیسر جے پی پانڈے نے وضاحت کی کہ امتحان ہال میں ٹیبلیٹ کے ذریعے ہر طالب علم کی حاضری ریکارڈ کی جا رہی ہے۔ یہ عمل تمام طالب علم کے ایڈمٹ کارڈ ڈیٹا کو ٹیبلیٹ پر پہلے سے اپ لوڈ کر دیتا ہے، اس لیے حاضری ریکارڈ ہوتے ہی ڈیٹا میچ ہو جاتا ہے۔ یہ میچنگ ایک AI ٹول کے ذریعے کی جا رہی ہے۔ اس میں کسی قسم کی غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سسٹم کے ذریعے کوئی بھی طالب علم کی جگہ امتحان نہیں دے سکے گا۔ اگر کسی طالب علم کی تصویر غائب ہے تو متعلقہ ممتحن کو فوری طور پر مطلع کیا جائے گا۔ یونیورسٹی انتظامیہ طلباء کی حاضری کا آن لائن ڈیٹا بھی حاصل کرے گی جس سے وہ فوری طور پر اس کی نگرانی کر سکیں گے۔ مزید برآں، اگر کوئی طالب علم کسی وجہ سے اپنا داخلہ کارڈ بھول جاتا ہے تو اسے امتحان سے روکا نہیں جائے گا۔ اس ڈیٹا کو ملانے کے بعد، طالب علم کو امتحان میں شامل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ فی الحال، امتحان میں بائیومیٹرک حاضری کا استعمال کیا جاتا ہے۔ پروفیسر پانڈے نے کہا کہ مستقبل میں طلبہ کسی بھی وقت اپنی حاضری چیک کر سکیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ اس کا آغاز ایم ٹیک امتحان سے کیا جا رہا ہے۔ اگر ٹرائل کامیاب ہو جاتا ہے، تو وہ اسے B.Tech کے امتحان کے لیے اور اگلے سیشن سے، پورے امتحان کے لیے استعمال کریں گے۔ یونیورسٹی کے ایسوسی ایٹ ڈین آف انوویشن ڈاکٹر انوج کمار شرما نے بتایا کہ گورنر آنندی بین پٹیل کی ہدایات پر ایم ٹیک کے ساتھ امتحان پرچوں میں صفحات کی تعداد کو کم کرنے کا ایک پائلٹ پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔ امتحان اس اقدام کے تحت جوابی پرچوں میں صفحات کی تعداد 32 سے کم کر کے 24 کر دی گئی ہے۔ آٹھ صفحات کی سپلیمنٹری کاپی فراہم کی جا رہی ہے جسے مزید کم کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مستقبل میں طلبہ ٹیبلیٹ پر امتحانات دیں گے۔ اس کا ٹرائل بھی جلد شروع کیا جائے گا۔

گرمیوں کی تعطیل میں ٹرینوں میں بڑھ گئی بھیڑ

لکھنو: 31 مئی (پی این ایس) گرمیوں کی تعطیلات کا موسم شروع ہوتے ہی امبیڈکر نگر کے ریلوے اسٹیشنوں پر مسافروں کی بھیڑ بڑھنے لگی ہے۔ لمبی دوری کی ٹرینوں میں سیٹوں کے لیے شدید رش ہوتا ہے کیونکہ لوگ اپنے اہل خانہ کے ساتھ سیاحتی مقامات، رشتہ داروں اور آبائی گھروں کو جاتے ہیں۔ صورتحال یہ ہے کہ زیادہ تر ریگولر ٹرینوں کے ریزرویشن ایک سے دو ماہ پہلے ہی بک کر لیے گئے ہیں۔ مسافروں کو اب طویل انتظار کا سامنا ہے۔ دہلی، جموں، کولکتہ، دہرادون، ممبئی اور دیگر بڑے شہروں کو جانے والی ٹرینوں میں مسافروں کی تعداد میں اچانک اضافہ ہوا ہے۔ تعطیلات کے دوران بچوں کے ساتھ سفر کرنے والے خاندانوں کے لیے کنفرم ٹکٹ کا حصول ایک بڑا چیلنج بن گیا ہے۔ ریل کی باقاعدہ خدمات پر بڑھتے ہوئے دباؤ کے درمیان، مسافروں کو راحت فراہم کرنے کے لیے اس علاقے سے ابھی تک کوئی سمر اسپیشل ٹرینیں نہیں چلائی گئی ہیں، جس سے مسئلہ مزید بڑھ گیا ہے۔

دہلی دربار میں اٹکی اتر پردیش بی جے پی کی لسٹ!

لکھنؤ: 31 مئی (پی این ایس) نئی اتر پردیش بی جے پی ٹیم کی لسٹ فی الحال دہلی دربار میں پھنسی ہوئی ہے۔ زیادہ تر ناموں پر اتفاق ہوگیا ہے، لیکن کچھ حل طلب ہیں۔ اعلیٰ قیادت سے منظوری کا انتظار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ریاستی صدر پنکج چودھری اور ریاستی جنرل سکریٹری تنظیم دھرم پال سنگھ اس وقت دہلی میں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں۔ لکھنؤ اور دہلی کے درمیان بی جے پی کی ریاستی ایگزیکٹو کو لے کر کئی دور کی میٹنگیں ہو چکی ہیں۔ فہرست کو حتمی شکل دے دی گئی ہے، لیکن ریاستی قیادت کو دہلی کی منظوری حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ گزشتہ ہفتے ریاستی صدر اور جنرل سکریٹری تنظیم نے دہلی کا سفر کیا، لیکن قومی صدر نتن نوین کے دہلی سے باہر ہونے کی وجہ سے میٹنگ نہیں ہو سکی۔ منگل کی شام دونوں ریاستی قائدین دہلی واپس آ گئے۔ یہاں بدھ کو دونوں نے قومی صدر نتن اور قومی جنرل سکریٹری ونود تنواڈے کے ساتھ ریاستی ایگزیکٹو پر تفصیلی بات چیت کی۔

راجدھانی میں دیر رات انکاؤنٹر، بین ریاستی ڈکیتی گروہ کے دو شاطر مجرم گرفتار

لکھنؤ: 31 مئی (پی این ایس) زون جنوبی کے کرشنا نگر تھانہ علاقے میں پولس اور سرویلنس ٹیم (جنوبی) کی مشترکہ کارروائی میں ایک بین ریاستی ڈکیتی/ چین اسنیچنگ گروہ کا پردہ فاش کیا گیا ہے۔ رات گئے انکاؤنٹر کے بعد پولیس نے گینگ کے دو شاطر مجرموں کو گرفتار کر لیا۔ ملزمان کے قبضے سے زیورات، نقدی، غیر قانونی اسلحہ اور واردات میں استعمال ہونے والی گاڑی برآمد کر لی گئی۔ پولیس کے مطابق، مقدمہ نمبر 231/2026، جو 28 مئی 2026 کو کرشنا نگر پولس اسٹیشن میں درج کیا گیا تھا، جس میں موٹر سائیکل پر سوار دو نامعلوم مجرموں نے مدعی سے بیگ چھین لیا اور فرار ہو گئے۔ اس سے قبل چین اسنیچنگ کی ایک اور واردات میں بھی مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ ان مقدمات کو کامیابی سے حل کرنے کے لیے ڈپٹی کمشنر آف پولیس (جنوبی) کی ہدایت پر چار ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔ ٹیموں نے 200 سے زائد سی ٹی وی کیمروں کی جانچ کے ساتھ دستی اور الیکٹرانک شواہد کی بنیاد پر ملزمان کی شناخت کی۔ 30 مئی 2026 کی رات کو مانس نگر روڈ پر آسارام باپو آشرم کے قریب مشتبہ افراد کی چیکنگ کے دوران ایک مخبر کی اطلاع کی بنیاد پر ایک موٹر سائیکل سوار کو روکنے کی کوشش کی گئی۔ پولیس کو دیکھتے ہی ملزم بھاگنے لگا اور گرنے کے بعد پولیس ٹیم پر فائرنگ کر دی۔ اپنے دفاع میں دونوں ملزمان کو پیروں میں گولی لگی۔ دونوں لوک بندھو اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ گرفتار ملزمین میں روہن عرف گڈو (23) ساکن امبیڈکر نگر، جنوب مشرقی دہلی، ساحل (21) ساکن مدن گیری، امبیڈکر نگر، جنوب مشرقی دہلی شامل ہیں۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق روہن عرف گڈو کے خلاف مختلف اضلاع میں چوری، ڈکیتی اور آرمس ایکٹ سمیت 20 سے زائد مجرمانہ مقدمات درج ہیں۔ ساحل کے خلاف اناؤ اور گوتم بدھ نگر میں بھی کئی مقدمات درج ہیں۔ ان کے پاس سیا یک پیلے رنگ کی دھات کی چین (تقریباً 70.5 گرام) ایک بیگ جس میں کپڑے اور سگریٹ تھے۔ دو غیر قانونی پستول (315 بور)، دو زندہ کارتوس اور تین خالی کارتوس کے علاوہ پلسر موٹر سائیکل بغیر نمبر پلیٹ کے شامل ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ گرفتار ملزمان سے تفتیش جاری ہے۔

شیوم سنگھ قتل کیس میں اے سی پی کا تبادلہ، دو انسپکٹر ہوئے لائن حاضر

لکھنؤ: 31 مئی (پی این ایس) ایودھیا کے شیوم سنگھ کو وبھوتی کھنڈ تھانہ علاقے میں نامعلوم حملہ آوروں نے قتل کر دیا۔ لکھنؤ کے کمشنر امریندر سنگھ سنگار نے اس معاملے میں کارروائی کرتے ہوئے علاقے کے اے سی پی وبھوتی کھنڈ، ونے دویدی، اور وبھوتی کھنڈ اور گومتی نگر ایکسٹینشن انسپکٹرز کو ٹریفک پولیس میں ٹرانسفر کر دیا ہے۔ وبھوتی کھنڈ اور گومتی نگر ایکسٹینشن انسپکٹر امر سنگھ اور سدھیر اوستھی کو لائن پر رکھا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق وبھوتی کھنڈ کے انسپکٹر امر سنگھ کے خلاف کارروائی کے بعد اوپیندر سنگھ کو وبھوتی کھنڈ کا نیا انسپکٹر انچارج مقرر کیا گیا ہے۔

1987 میں میرٹھ کے فرقہ وارانہ فساد کے دوران ان کا گھر جلا دیا گیا تھا

اتراکھنڈ اردو اکادمی کے سابق نائب صد شاعر افضل منگلوری نے ڈاکٹر بشیر بدر کو کیا یاد

دیوبند: 31/مئی۔ دنیا بھر میں اردو غزل کو ایک نئی پہچان دینے والے قوم پرست شاعر پدم شری ڈاکٹر بشیر بدر کا بھوپال میں انتقال ہوگیا، جس کے بعد ہندوستان اور بیرون ملک سے تعزیت کا اظہار کیا جارہا ہے۔ ڈاکٹر بشیر بدر کو اتراکھنڈ میں روڑکی، منگلور، کلیر، ہریدوار اور دہرادون سے گہرا لگاؤ تھا اور وہ کئی بار روڑکی، منگلور، کلیر، دہرادون اور ہریدوار گئے تھے۔ روڑکی سے جڑی ان کی بہت سی یادوں کو لوگ نہیں بھولے۔ اتراکھنڈ اردو اکادمی کے سابق نائب صدر اور بین الاقوامی شاعر افضل منگلوری نے کہا کہ جب ڈاکٹر بشیر بدر میرٹھ یونیورسٹی میں شعبہ اردو کے سربراہ تھے، وہ بی ایم ڈگری کالج، روڑکی میں بی اے کے طالب علم تھے اور کالج کی جانب سے بین یونیورسٹی شعری مقابلوں میں شرکت کے لیے میرٹھ جایا کرتے تھے۔ کنور بے چین ان مقابلوں کے جج ہوا کرتے تھے۔ منگلوری نے کہا کہ ڈاکٹر بشیر بدر شاستری نگر، میرٹھ میں رہتے تھے اور 1987 میں میرٹھ میں فرقہ وارانہ فسادات کے دوران ان کا گھر جلا دیا گیا تھا، جس پر انہوں نے کئی غزلیں لکھی تھیں، جن میں سے ایک شعر بہت مشہور ہوا۔ لوگ گھر بنانے کے لیے ٹوٹ جاتے ہیں، تمہیں بستیاں جلانے میں ترس نہیں آتا۔ اس واقعہ نے بشیر بدر کو بہت دکھ پہنچایا اور نہوں نے میرٹھ چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ اس دوران انہوں نے بھوپال کی مسز راحت بدر سے دوسری شادی کر لی، کیونکہ ان کی پہلی بیوی کا انتقال ہوگیا تھا۔ شادی کے بعد ان کی پہلی بیوی کے بیٹوں نے ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا، اور وہ، پریشان ہوکر، بھوپال منتقل ہونے پر راضی ہوگئے، جہاں ان کی بیوی راحت بدر رہتی تھی۔ اسی دوران 1988 میں افضل منگلوری نے میرٹھ میں ڈاکٹر بشیر بدر سے ملاقات کی جنہوں نے انہیں روڑکی آنے اور وہاں کچھ دن قیام کی دعوت دی۔ ڈاکٹر بشیر بدر نے افضل منگلوری کی دعوت قبول کی اور 26 جون 1988 کو روڑکی کے دورے کا اہتمام کیا۔ اس کے نتیجے میں روڑکی میونسپل ہال میں ان کے اعزاز میں ایک پروگرام ایک شام بشیر بدر کے نام کا انعقاد کیا گیا۔ اس عظیم الشان تقریب میں الہ آباد ہائی کورٹ کے اس وقت کے جج جسٹس ایس آئی جعفری اور اس وقت کے مرکزی نائب وزیر پیٹرولیم اور گیس رفیق عالم نے شرکت کی اور ڈاکٹر بشیر بدر کو نیشنل یونٹی ایوارڈ سے نوازا۔ بشیر بدر اس تقریب سے بے حد خوش ہوئے اور روڑکی کے مشہور ہوٹل پولارس کے منیجر راج بہادر سنگھ سے دوستی کر لی جو اس تقریب کے سرپرست تھے اور تقریباً 10 دن تک روڑکی میں رہے۔ اس دوران انہوں نے کلیر شریف، ہریدوار، اور منگلور میں کئی پروگرام کیے۔ وہ منگلور کے ایم ایل اے قاضی نظام الدین کے والد اس وقت کے کابینہ کے وزیر قاضی محی الدین کی رہائش گاہ پر بھی کئی دنوں تک رہے اور شعری محفلیں منعقد کرتے رہے۔ اس کے بعد، افضل منگلوری کے مطابق، منگلور میں، پنڈت منوہر لال شرما کی صدارت میں، انہوں نے 1998 میں بی ایس ایم ڈگری کالج میں ایک بڑا مشاعرہ منعقد کیا، جس میں ڈاکٹر بشیر بدر نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ اس کے علاوہ وہ کئی بار شعر سنانے کے لیے دہرادون، ہریدوار، منگلور، روڑکی آئے۔ ڈاکٹر بشیر بدر نے سولنکی پورم میں سابق وائس چانسلر پروفیسر وحید الدین ملک اور سابق پبلک ریلیشن آفیسر مدھور جی کی رہائش گاہ پر بھی کئی بار قیام کیا، اور شعری محفلوں کا اہتمام کرتے رہے۔ 2000 میں، بشیر بدر نے افضل منگلوری کو دوحہ، قطر اور دبئی میں جشن بشیر بدر میں اترانچل کے قیام پر مبارکباد دینے کے لیے دبئی اور قطر مدعو کیا۔ ان کے انتقال پر غم کا اظہار کرتے ہوئے منگلوری نے کہا کہ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ حکومت نے پدم شری اور ساہتیہ اکادمی سمیت متعدد قومی اور بین الاقوامی اعزازات حاصل کرنے والے ڈاکٹر بشیر بدر کے انتقال پر کوئی سرکاری اعزاز نہیں دیا۔ یہ بات بھی افسوسناک ہے کہ جہاں بھوپال ہندی اور اردو کی سینکڑوں ادبی شخصیات پر فخر کرتا ہے، ڈاکٹر بشیر بدر کے جنازے میں صرف چند افراد نے شرکت کی، کیونکہ وہ 10 سال سے کومہ میں تھے۔ چنانچہ آج کے معاشرے کے خود غرض افراد اور اقتدار کے بھوکے سفاکوں نے اسے کندھا دینے سے بھی انکار کر دیا اور اسے رات کے اندھیرے میں دفن کر دیا گیا جو کہ بھوپال کے لوگوں کے منہ پر ایک طمانچہ تھا۔

بچے ملک اور سماج کے لیڈر ہیں: پردیپ بترا

دیوبند: 31/مئی (نامہ نگار) پنجابی سماج کے زیر اہتمام پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں پنجابی کمیونٹی کے 100 ذہین طلباء کو اعزاز سے نوازا گیا، ان طلباء کے ساتھ جنہوں نے CBSE اور UP بورڈ کے 10ویں اور 12ویں جماعت کے امتحانات میں ٹاپ کیا تھا۔ مہمان خصوصی اتراکھنڈ حکومت میں کابینہ کے وزیر پردیپ بترا، گرودوارہ صاحب کے ڈشمیش ہال میں منعقدہ تقریب میں کہا کہ بچے قوم اور سماج کے رہنما ہوتے ہیں۔ بچوں کو اسکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم بھی دی جائے۔ سہارنپور کے ایم ایل اے راجیو گمبر نے کہا کہ تعلیم کے میدان میں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء اور ان کے والدین مبارکباد کے مستحق ہیں۔ پنجابی سماج کے صدر ستیش گردھار نے کہا کہ تنظیم کا مقصد سماج میں اتحاد اور اعتماد کو فروغ دینا ہے۔ پنجابی سماج کے بچوں کے علاوہ، سی بی ایس ای 12ویں جماعت کی ضلع کی ٹاپر نندنی کشواہا، دسویں جماعت کی تحصیل ٹاپر تنیشکا سینی، یوپی بورڈ انٹرمیڈیٹ تحصیل ٹاپر شفا، اور ہائی اسکول تحصیل ٹاپر ادے پرتاپ سنگھ کو تمغوں اور اسناد سے نوازا گیا۔

دعوؤں کے باوجود اتر پردیش کے بیلگھاٹ گاؤں میں چار دن سے اندھیرا، خراب پڑا ہے ٹرانسفارمر

بستی: 31 مئی (پی این ایس) اتر پردیش میں شدید گرمی کے درمیان بجلی کی غیر اعلانیہ کٹوتی اور تکنیکی خرابیوں سے معمولات زندگی درہم برہم ہوکر رہ گئے ہیں۔ جہاں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور وزیر توانائی اے کے شرما مسلسل بجلی کی بلا تعطل فراہمی (24 گھنٹے بجلی کی فراہمی) کے بلند و بانگ دعوؤں کے ساتھ سرخیاں بنا رہے ہیں، زمینی حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ بیلگھاٹ گاؤں، جو بستی ضلع، اتر پردیش کے کپتان گنج پاور سب اسٹیشن کے تحت آتا ہے، گزشتہ چار دنوں سے مکمل تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس گاؤں کا مرکزی ٹرانسفارمر، جو کہ دوبولا ہردی فیڈر سے منسلک ہے، حالیہ شدید طوفان کی وجہ سے جل گیا، اور محکمہ بجلی نے اسے ابھی تک مرمت یا تبدیل نہیں کیا ہے۔ گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ وہ امس اور ریکارڈ توڑ گرمی کے درمیان بجلی کے بغیر رہنے پر مجبور ہیں۔ محکمہ کے ٹول فری نمبر 1912 پر کال کرنے سے صرف ایک رٹا رٹایا جواب ملتا ہے: "آپ کی شکایت درج کر لی گئی ہے اور جلد ہی مسئلہ حل کر دیا جائے گا۔" مایوس ہوکر گاؤں والوں نے پوروانچل ودیوت وترن نگم اور وزیر توانائی سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم "X" (Twitter) پر ٹیگ کرتے ہوئے اپیل کی، لیکن سرکاری مشینری کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ محکمہ کے اس سرد رویے سے عوام میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ بجلی کے اس بحران کے درمیان محکمہ بجلی کے ملازمین کی کرپشن کی کہانیاں بھی سامنے آئی ہیں۔ بیلگھاٹ گاؤں کے مکینوں نے الزام لگایا ہے کہ سب اسٹیشن پر ٹھیکے پر تعینات مقامی لائن مین نیا ٹرانسفارمر لگانے کے نام پر گاؤں والوں سے بھاری رقم (رشوت) مانگ رہے ہیں۔ محکمے سے کوئی امید نظر نہ آنے کے باعث، بے بس گاؤں والوں نے لائن مین کو پیسے دینے اور گاؤں کو جلد از جلد بجلی سے محروم ہونے سے بچانے کے لیے آپس میں چندہ جمع کرنے کا سہارا لیا ہے۔ گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ چونکہ وہ ہر ماہ اپنے بجلی کے بل ایمانداری سے ادا کرتے ہیں، اس لیے ٹرانسفارمر کو تبدیل کرنا اور بروقت بجلی فراہم کرنا محکمہ کی قانونی ذمہ داری ہے۔ اس لیے غیر قانونی رقم کا مطالبہ کرنا سراسر غلط ہے۔ چندہ جمع کرنے کے بعد بھی کوئی گارنٹی نہیں کہ ٹرانسفارمر کب آئے گا۔ مقامی لوگوں کا طنزیہ انداز میں کہنا ہے کہ توانائی کے وزیر اور اعلیٰ حکام ان سنگین عوامی شکایات کے جواب میں "دھرت راشٹر" کی طرح کام کر رہے ہیں، جو عام لوگوں کی تکالیف سے غافل نظر آتے ہیں۔

بیسک ایجوکیشن آفیسر ڈاکٹر گورکھ ناتھ پٹیل کا تبادلہ ضلع سیتاپور کر دیا گیا ہے

جونپور، 31/مئی (ایجنسی) ضلع کے بنیادی تعلیمی نظام کو ایک نئی سمت اور شناخت دینے والے ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر ڈاکٹر گورکھ ناتھ پٹیل کا تبادلہ ضلع سیتاپور کر دیا گیا ہے۔ تقریباً چار سال اور دس ماہ کے اپنے دور میں، جولائی 2021 میں جونپور کا چارج سنبھالنے والے ڈاکٹر پٹیل نے تعلیمی نظام کو مضبوط بنانے، اسکول کے معیار کو بہتر بنانے اور نچلی سطح پر سرکاری پروگراموں کو نافذ کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ جونپور ضلع کے DIET آڈیٹوریم میں ان کے اعزاز میں منعقدہ الوداعی تقریب کا آغاز چراغ روشن کرنے اور دیوی سرسوتی کی تصویر پر مالا چڑھانے سے ہوا۔ ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر کی قیادت میں اسکولوں میں تعلیمی معیار کو بہتر بنانے، بنیادی ڈھانچے کی ترقی، نپن بھارت مشن سمیت مختلف سرکاری پروگراموں کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے اور اساتذہ کے ساتھ بہتر تال میل قائم کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ ان کے دور میں ضلع کے کئی اسکولوں نے ریاستی سطح پر اپنا نام روشن کیا۔ افسران اور ملازمین نے ڈاکٹر گورکھ ناتھ پٹیل کو محکمہ تعلیم میں ان کے تقریباً پانچ سالہ دور کو سراہتے ہوئے انہیں پرجوش الوداع کیا۔ وہاں موجود لوگوں نے ان کے غیر مہذب طرز عمل، انتظامی کارکردگی اور ان کے کام کے لیے لگن کی تعریف کی۔ پروگرام میں تمام بلاک ایجوکیشن آفیسرس، تمام ڈی سی، ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر کے دفتر کے تمام ملازمین، ایس آر

جی، اے آر پی، ٹیچرس آرگنائزیشن کے ضلع صدر اروند کمار شکلا، امیت سنگھ کے ساتھ محکمہ تعلیم کے افسران، ملازمین اور دیگر معززین موجود تھے۔ دوسری جانب: ضلع مجسٹریٹ مسٹر سیموئل پال این کی قیادت میں، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ (پری.) امتحان-2025، جس کا اہتمام اتر پردیش پبلک سروس کمیشن، پریاگ راج نے کیا تھا، ضلع میں محفوظ، منصفانہ اور شفاف طریقے سے منعقد ہوا۔ امتحان ضلع کے 14 امتحانی مراکز پر منعقد کیا گیا۔ 163,6 رجسٹرڈ امیدواروں میں سے 537,3 امیدوار حاضر اور 626,2 غیر حاضر رہے۔ امتحان کے دوران تمام سیکٹر اور سٹیٹک مجسٹریٹس اپنے اپنے علاقوں کا مسلسل دورہ کر رہے تھے۔ ضلع مجسٹریٹ نے افسران کو ہدایت دی تھی کہ وہ پوری شفافیت اور منصفانہ طریقے سے امتحان کے انعقاد کے لیے چوکس اور متحرک رہیں۔ ضلع مجسٹریٹ کی رہنمائی میں امتحان پرامن اور منظم انداز میں منعقد ہوا۔ تیسری جانب: ضلع مجسٹریٹ مسٹر سیموئیل پال این کی ہدایت پر 30 مئی 2026 کو جونپور ڈویژن کے تحت بدلا پور، شاہ گنج، کیراکٹ اور مچلیشہر تحصیلوں میں متعلقہ رینج افسران، محکمہ کے تحصیل سطح کے افسران اور ملازمین کو درخت لگانے کی تیاریوں کے سلسلے میں ایک ورکشاپ کے ذریعے تربیت دی گئی۔ ٹریننگ میں مٹی کی جانچ کی بنیاد پر عام اور بنجر زمین کا انتخاب کرنے اور اس کی بنیاد پر درخت لگانے کا فیصلہ کیا گیا۔ بنجر زمین کی پی ایچ ویلیو کی بنیاد پر جپسم، واٹر ہائیسنتھ، ریت اور گوبر کی کھاد کا استعمال کیا جانا چاہیے۔ گڑھوں کا سائز اور فاصلہ، گڑھوں کے درمیان فاصلہ، اور پی ایچ ویلیو کی بنیاد پر بنجر زمین میں پودے لگانے کے لیے پرجاتیوں کے انتخاب پر تبادلہ خیال کیا گیا: بابل، ریوج، کانجی ڈھاک، سیرس، ارجن، نیم، ببول، آریکولی فارمس، کاسوارینا، بیر، جنگل جلیبی۔ شجرکاری اور ڈیمانڈ لیٹر پر تبادلہ خیال۔ سڑک/نہر/جھیل/تالاب/بلاک/فارم گارڈن/قبرستان/مذہبی جگہ، رہائشی عمارتوں/پارکوں وغیرہ پر شجرکاری کے ماڈلز میں پرجاتیوں اور فاصلے کی اونچائی وغیرہ کا انتخاب، زرعی جنگلات کی اہمیت اور پھل والی نسلیں، حفاظتی نظام جیسے خاردار تار/ٹری گارڈ/سکیورٹی خندق/اینٹوں پر ڈسکس گارڈ/برک گارڈ وغیرہ کا انعقاد کیا گیا۔ کاربن کریڈٹ بشمول تھاولبندی/آبپاشی/پودے لگانے میں گھاس ڈالنا۔

کمپٹیشن میں وہی بچے کامیاب ہوسکتے ہیں جو اپنی صحت کا خیال رکھتے ہوں

دیوبند: 31/مئی (نامہ نگار) مشن اجملی ٹیم اے اینڈ ایس فارمیسی، دہلی و حنیف ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی کے اشتراک سے ایم آر ڈی پبلک اسکول سانجک میں آج ایک پنجہ مقابلہ کا انعقاد کیا گیا۔ مظفرنگر کے سماجی کارکن اور ماہرین تعلیم تحسین علی اساروی اس مقابلے کے مہمان خصوصی تھے۔ اسکے علاوہ ڈاکٹر سلیم سلمانی، وسیم چودھری، ثاقب تیاگی، جہانگیر خان مہمان مکرم رہے۔ پروگرام کی نظامت حکیم عطاء الرحمن اجملی نے کی۔ اس موقع پر پنجہ مقابلے میں جیت حاصل کرنے والے سبھی بچوں مسکراں، سہیل، ساحل، توحید، لکشمن، ریحان، حمزہ، سمیر، عادل، کنگ خان کو سرٹیفکیٹ، میڈل اور ٹرافیاں بھی دی گئیں۔ تین دیگر کھلاڑیوں کو بھی اسناد اور ٹرافیاں دی گئیں۔ اس موقع پر تحسین علی اساروی نے طلباء کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ کھیلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ صحت مند جسم میں ایک صحت مند دماغ رہتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ مستقبل میں تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیلوں کے ذریعے اپنے اسکول اور گاؤں کا نام روشن کریں گے۔ مشن اجملی ٹیم کے حکیم عطاء الرحمن اجملی نے طلباء سے کہا کہ معاشرے میں ترقی کے لیے اچھی تعلیم کے ساتھ کھیل ضروری ہیں۔ آپ اعلیٰ تعلیم حاصل کریں اور اپنے ملک، گاؤں اور ضلع کا نام روشن کریں۔ اس موقع پر ڈاکٹر سلیم احمد سلمانی نے کہا کہ نوجوان بچوں کو اپنے صحت کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ اس طرح کے کمپٹیشن میں وہی بچے کامیاب ہو سکتے ہیں جو اپنی صحت کا خیال رکھتے ہوئے صحیح غذا کا استعمال کریں، بری سوسائٹی سے بچیں اور اپنی توانائی کو برقرار رکھیں۔ ماسٹر تنصیر، ماسٹر نوشاد، محمد شاداب قاری محمد عفان اجملی محمد فرحان چودھری، جہانگیر خان، عبداللہ، محمد سعد وغیرہ نے مقابلے کو کامیاب بنانے میں مدد کی۔

گورنمنٹ پینشنرز ویلفیئر آرگنائزیشن کا الیکشن اتفاق رائے سے کرایا گیا

دیوبند: 31 مئی (نامہ نگار) گورنمنٹ پینشنرز ویلفیئر آرگنائزیشن کی جانب سے ایک میٹنگ منعقد کی گئی۔ اس میٹنگ میں اتفاق رائے سے تنظیم کے مجلس عاملہ کے لئے الیکشن منعقد کرایا گیا۔ الیکشن میں سریندر کمار تنظیم کے صدر، کے ڈی گوتم خازن اور شیوراج سنگھ کو بطور سکریٹری آئندہ دو سالوں کے لئے بلامقابلہ منتخب قرار دیا گیا۔ تفصیل کے مطابق تنظیم کے دفتر پر منعقد میٹنگ میں حکومت کی جانب سے پینشن پانے والے افراد کے تئیں سرد رویہ اختیار کرنے پر سخت الفاظ میں مذمت کی گئی اور حکومت سے یہ امید ظاہر کی گئی کہ ویلیڈیشن ایک 2025 میں شامل پینشن پانے والوں کو متاثر کرنے والی دفعات کو ختم کیا جائے۔ پہلے سے اعلان شدہ پروگرام کے مطابق گورنمنٹ پینشنرز ویلفیئر آرگنائزیشن برانچ کا حسب ضابطہ الیکشن آفیسر کی جانب سے موجودہ مجلس عاملہ کو تحلیل کیے۔

غازی آباد میں بڑی کارروائی: سوریہ چوہان کے قتل کا ملزم اسد پولیس انکاؤنٹر میں ہلاک

غازی آباد: 31 مئی (پی این ایس) غازی آباد کے علاقے کھوڈا میں گیارہویں جماعت کی طالب علم سوریہ چوہان کے بہیمانہ قتل کا مرکزی ملزم اسد پولیس مقابلے میں مارا گیا ہے۔ پولیس نے ہفتے کے روز ملزم کے لیے 50 ہزار روپے انعام کا اعلان کیا تھا۔ وہ اتوار کی صبح تقریباً 4 بجے وسندھرا علاقے میں مارا گیا۔ ڈی سی پی دھول جیسوال کے مطابق ایک مخبر کو اطلاع ملی تھی کہ اسد اپنے ایک دوست سے پیسے لے کر شہر سے فرار ہونے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ پولیس کی چار ٹیموں نے اس وقت محاصرہ کرلیا جب اسد کو اپنے ساتھی کے ساتھ موٹر سائیکل پر آتے دیکھا گیا۔ جب پولیس نے اسے رکنے کا اشارہ کیا تو اس نے پولیس ٹیم پر سیدھی فائرنگ کردی۔ اسد کو پولیس نے اپنے دفاع میں گولی ماردی، اور وہ موٹر سائیکل سے سڑک پر گر گیا۔ اسے فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا، جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ اس مقابلے کے دوران اسد کا ایک ساتھی اندھیرے کا فائدہ اٹھا کر فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا جبکہ ایک پولیس کانسٹیبل بھی زخمی ہوا۔ پولیس نے جائے وقوعہ سے ایک پستول اور ایک موٹر سائیکل برآمد کر لی۔ یہ پورا واقعہ انتہائی دلخراش تھا۔ 17 سالہ سوریہ چوہان کھوڈا کے نونیت وہار میں رہتا تھا۔ مقتول کے دوست کے مطابق بقرعید کے روز اسد نے سوریہ کو فون کیا اور گلی نمبر 2 میں کیلے کے گودام کے قریب ملنے کو کہا۔ وہاں پہنچ کر اسد نے سوریہ سے پوچھا، کیا تم نے کبھی بکرا ذبح ہوتے دیکھا ہے؟ آج بقرعید ہے...... آؤ میں تمہیں دکھاتا ہوں۔" جب سوریہ نے انکار کیا اور مکر گیا تو اسد اور اس کے چار ساتھیوں نے اسے گھیر لیا اور بار بار وار کیا۔ سوریہ کے پیٹ میں کئی بار وار کیے گئے۔ سوریہ کی جمعہ کی دوپہر نوئیڈا کے اسپتال میں علاج کے دوران موت ہوگئی۔ واقعہ کی وجہ 8 ماہ پرانا تنازعہ بتایا جاتا ہے۔ اسد دوسرے لڑکے سے لڑ رہا تھا اور سوریہ نے مداخلت کرتے ہوئے لڑکے کو الگ کر دیا۔ اس سے ناراض ہوکر اسد نے سوریہ کو سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں۔ چونکہ اس کیس میں دو مختلف کمیونٹیز شامل ہیں، اس لیے ہفتہ کو غازی آباد میں کشیدگی پھیل گئی۔ خاندان کا انکار: ہندو تنظیموں اور لواحقین سمیت 500 سے زائد افراد سڑکوں پر نکل آئے اور قاتلوں کے انکاؤنٹر اور مکان کو مسمار کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے لاش کو جلانے سے انکار کر دیا۔ سوریا کی ماں، سروج نے روتے ہوئے کہا کہ اس نے اپنے شوہر اور اب اپنے بیٹے کو کھو دیا ہے، اور قاتل کو انکاؤنٹر میں مارا جانا چاہیے۔ 10 گھنٹے کے ہنگامے کے بعد، پولس افسران کی یقین دہانی پر، سوریہ کی آخری رسومات دہلی کے غازی پور کے شمشان گھاٹ میں ہفتہ کی شام 6 بجے ادا کی گئیں۔ یہ واقعہ سیاسی حلقوں تک پہنچا: اس قتل نے اتر پردیش کی سیاست میں بھی ہلچل مچادی۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے سختی سے اعلان کیا تھا کہ قاتل کوئی بھی ہو، اسے بخشا نہیں جائے گا۔

ہاتھرس سے لاپتہ ہونے والی تین لڑکیاں چھ گھنٹے میں برامد

ہاتھرس: 31 مئی (پی این ایس) پولیس نے چھ گھنٹے کے اندر صدر کوتوالی علاقے سے لاپتہ ہونے والی تین نوجوان لڑکیوں کو بازیاب کرا لیا۔ ان کی عمریں 19 سے 20 سال کے درمیان ہیں۔ ان میں سے دو ایک کال سینٹر میں کام کرتی تھیں اور پچھلے کچھ دنوں سے وہاں نہیں تھیں۔ پولیس نے انہیں دوارکا نجف گڑھ کے قریب ایک ہوٹل سے برآمد کیا۔ ان کے ساتھ پانچ نوجوانوں کو بھی گرفتار کیا گیا۔ پولیس معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ دراصل 30 تاریخ کو صدر کوتوالی علاقے میں تین نوجوان لڑکیاں جن کی عمریں 19 سے 20 سال کے درمیان تھیں، اچانک اپنے گھروں سے غائب ہوگئیں۔ وہ گھر سے کچھ رقم نکال کر غائب ہوگئی تھیں۔ پولیس کو کل رات تقریباً 00:9 بجے پی آر بی 112 کے ذریعے اس کی اطلاع ملی۔ اس کے بعد متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے ان کی تلاش کے لیے چھ ٹیمیں تشکیل دیں، اور ان ٹیموں نے چھ گھنٹے کے اندر تینوں کو بازیاب کرلیا۔ ان کے ساتھ پانچ نوجوانوں کو بھی گرفتار کیا گیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ چرنجیو ناتھ سنہا نے بتایا کہ 30 مئی کو تین نوجوان خواتین اپنے گھروں سے اچانک غائب ہوگئیں۔ ان میں سے دو ایک کال سینٹر میں کام کرتی تھیں اور پچھلے کچھ دنوں سے وہاں نہیں تھیں۔ ان کے گھر والوں کو اس کا علم نہیں تھا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ وہ 30 مئی کو اپنے گھروں سے کچھ رقم نکالنے کے بعد غائب ہوگئیں۔ پولیس کو رات 00:9 بجے کے قریب اطلاع ملی، اور متعلقہ دفعات کے تحت فوری طور پر مقدمہ درج کیا گیا، اور ان کی تلاش کے لیے چھ ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔ چھ گھنٹے کی تلاش کے بعد ان خواتین کو دوارکا نجف گڑھ کے قریب ایک ہوٹل سے برآمد کیا گیا۔ پانچ ملزمان کو بھی گرفتار کرلیا گیا۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے انہیں بازیاب کرنے والی ٹیم کے لیے 000,25 روپے کے انعام کا بھی اعلان کیا۔ پولیس نے ابھی تک خواتین کی گمشدگی سے متعلق حالات کا جواب دینا ہے۔ وہ فی الحال ملوث تمام افراد سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں۔

زندگی کے تلخ وشیریں تجربات کو اشعار میں ڈھالنے والی شخصیت رخصت ہوئی

ڈاکٹر بشیر بدر کی رحلت پر اردو مرکز سہارنپور کے عہدیداران واراکین رنجیدہ

دیوبند: 31/مئی۔ سہارنپور ڈاکٹر بشیر بدر کی رحلت کے باعث سہارنپور کے ادبی حلقوں میں میں غم و آلام کا موسم ہے متعدد شعراء و ادبا نے اپنے اپنے طریقے سے اظہارِ افسوس و ایصالِ ثواب کیا ادبی ادارہ اردو مرکز سہارنپور کے عہدیداران و اراکین بھی رنجیدہ ہیں سرپرست الحاج خواجہ سلطان انجم نے کہا کہ غزل کو زعفرانی پلور عطا کرنے والا اور غزل کی روایتوں کا جدید پاسدار کا رخصت ہونا افسوس ناک ہے۔ نائب سرپرست دانش کمال نے کہا کہ ڈاکٹر بشیر بدر کے انتقال کی خبر اردو دنیا کے لئے ایک بہت دکھ بھری خبر ہے، بشیر بدر کا جانا ایک شاعر کا جانا نہیں، بلکہ ایک صدی کے اردو ادب کی تاریخ کو مرتب کرنے والے اس نمائندے کا رخصت ہونا ہے۔ اردو مرکز سہارنپور کے نگراں فیاّض ندیم نے کہا کہ ایک عظیم شاعر کے انتقال کی خبر نے اہلِ ادب کی آنکھوں کو نم کر دیا جسے ہم بشیر بدر کے نام سے جانتے ہیں جن کی شاعری ہمارے واسطے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ صدرِ ادارہ بلال سہارنپوری نے کہا کہ نئی نسلوں سے غزل کے ملائم لہجے میں گفتگو کرنے والے شاعر کا جانا اردو زبان کا بڑا نقصان ہے آپ نے غزل کے معیار کو بلند کیا ہے عہدِ حاضر میں اردو غزل کا ایک بڑا نام ڈاکٹر بشیر بدر تھے۔ نائب صدر آصف شمسی نے کیا کہ بشیر بدر نے غزل کے کینوس کو وسعت دی وہ تمام مضامین جو غزل میں کہے جا چکے تھے ان کو آگے بڑھانے کا کام ڈاکٹر بشیر بدر نے کیا ہے۔ جنرل سکریٹری ہارون صابر فریدی نے اظہارِ افسوس کرتے ہوئے کہا کہ اردو غزل کے 300 سالہ سفر میں بشیر بدر نے غزل کو نیا آہنگ و اسلوب دیا آپ پہلے ایسے شاعر ہیں جو مشاعروں پر بھی حکومت کرتے تھے اور اسکولی نصاب میں بھی پڑھائے جاتے ہیں غزل کو ہر خاص و عام کی پسند بنانے والے شاعر کا یوں جانا اردو کا بڑا نقصان ہے۔ اردو مرکز سہارنپور کے سکریٹری خرم سلطان نے کہا غزل میں سادگی، دل نشینی اور عام فہم انداز میں محبت، جدائی، انسانی رشتوں، سماجی احساسات اور زندگی کے تلخ و شیریں تجربات کو نہایت خوبصورتی سے اشعار میں ڈھالنے والی شخصیت رخصت ہوئی۔ ڈاکٹر بشیر بدر کے اشعار خواص کے ساتھ ساتھ عوام میں بھی بے حد مقبول ہوئے اور روزمرہ گفتگو کا حصہ بن گئے۔ جدید اردو غزل کو نئی زبان، نئی تازگی اور وسیع عوامی مقبولیت عطا کرنے میں ان کا کردار ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انکے علاوہ الیاس علم، جنید سہارنپوری، عدیل تابش وغیرہ نے بھی ڈاکٹر بشیر بدر کی شاعری کے روشن پہلوؤں پر گفتگو کی اور ان کے انتقال کو اردو ادب کا بڑا نقصان قرار دیا۔

حقیقی و جعلی صوفی کے مابین امتیاز و شناخت عصر حاضر کی اہم علمی و دینی ضرورت

پروفیسر ابوزاہد شاہ
سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی

اسلام میں تصوف کوئی الگ دین یا مستقل نظام نہیں بلکہ احسان، تزکیہ نفس، اصلاحِ باطن اور قرب الٰہی کا وہ راستہ ہے جو قرآن وسنت کی تعلیمات سے مستخرج و مستنبط ہے۔ حضرت ابوعلی جوز جانیؒ (التوفی 280/893) فرماتے ہیں کہ بندے کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ وہ شریعت پر قائم رہے۔ حضرت جنید بغدادیؒ ((910-835/ 297-220 ارشادفرماتے ہیں یہ راستہ (تصوف) کتاب وسنت کا پابند ہے۔ امام غزالیؒ (450-505/1058-1111) نے تصوف کو دین کا مغز قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ فقہ انسان کے ظاہر کی اصلاح کرتی ہے جبکہ تصوف اس کے باطن کی تطہیر کرتا ہے۔ آپؒ مزید فرماتے ہیں باطن کے فساد کے ساتھ ظاہری اصلاح نجات نہیں دیتی، جیسے ظاہر کے فساد کے ساتھ باطن کی اصلاح نفع نہیں دیتی۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (1114-1176/1703-1762) رقمطراز ہیں شریعت کے ظاہری اعمال کے ساتھ باطن کی اصلاح اور احوالِ قلب کی درستی بھی واجب ہے اور یہی علم تصوف ہے۔ مزید فرماتے ہیں جان لو کہ شارع نے جن اعمال کا مکلف بنایا ہے، ان کا مقصد نفسانی کیفیات اور باطنی احوال کی اصلاح ہے۔ بزرگان دین کے مذکورہ بالا اقوال سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ تصوف درحقیقی شریعت کی روح، اخلاص کے کیفیت اور احسان کے مقام کا نام ہے جس کا ذکر حدیث جبرئیل میں آیا ہے۔ نبی کریمؐ نے احساین کی تعریف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ترجمہ: اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اور یہ کیفیت حاصل نہ ہوتو یہ یقین رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ صوفیائے کرام نے ہمیشہ شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کو ایک دوسرے سے مربوط قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تاریخ میں تصوف ایک عظیم روحانی، اخلاقی اور اصلاحی تحریک کے طور پر سامنے آیا جس کا بنیادی مقصد انسان کے ظاہر و باطن کی اصلاح، تزکیہ نفس، تعلق باللہ اور خدمت خلق ہے۔ صوفیائے کرام نے ہمیشہ عبادت، تقویٰ، اخلاص، علم اور انسان دوستی کو اپنی زندگی کا شعار بنایا۔ اُن کے پاکیزہ کردار اور اعلی اخلاق نے لاکھوں انسانوں کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا کی۔ مگر وقت گزرنے کے ساتھ بعض ایسے مفاد پرست افراد پیدا ہوئے جنہوں نے تصوف کے مقدس نام کو نفسانی خواہشات، ذاتی مفادات، دنیاوی منفعت، شہرت طلبی اور عوامی استحصال کا ذریعہ بنالیا جس کے نتیجے میں حقیقی اور جعلی صوفی کے درمیان فرق واضح کرنا ناگزیر ہوگیا ہے۔ حقیقی صوفی کی زندگی کا محور اللہ تعالی کی رضا اور قرب الٰہی ہوتا ہے۔ اس کے افکار، عبادات، مجاہدات، خدمات اور تمام روحانی مشاغل کا مقصد اپنے رب سے تعلق کو مضبوط کرنا ہوتا ہے۔ وہ لوگوں کو بھی خالق حقیقی سے وابستگی کی دعوت دیتا ہے۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت جنید بغدادیؒ ارشاد فرماتے ہیں تصوف یہ ہے کہ اللہ تعالی تمہیں تمہاری ذات سے فنا کرکے اپنی ذات میں باقی رکھے۔ اس عبارت کا مطلب بندہ مومن کی نفسانی خواہشات، تکبر، خود پرستی اور انانیت کا خاتمہ ہے تاکہ اس کی زندگی مکمل طور پر رضائے الٰہی کے تابع ہوجائے۔ قرآن مجید کی حسب ذیل آیت مبارکہ اس مقام کی طرف اشارہ کرتی ہے ترجمہ: فرمادیجئے بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ جب بندہ اس مقام پر فائز ہوجاتا ہے اس کے اخلاق، کردار، معاملات، اور عبادات سب احکام الٰہی اور سنت نبویؐ کے مطابق ہوجاتے ہیں وہ اپنی ذات کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالی کی رضا کے لیے جیتا ہے۔ اس کے برخلاف جعلی صوفی کی توجہ مخلوق، شہرت، اقتدار اور دنیاوی مفادات پر مرکوز ہوتی ہے۔ وہ لوگوں کو اپنے گرد جمع کرنے، اپنی تعریف سننے اور ظاہری رعب و دبدبہ قائم کرنے میں مصروف رہتا ہے۔ حقیقی صوفی قرآن، حدیث، فقہ اور تزکیہ نفس میں مہارت رکھتا ہے۔ اس کی روحانیت مکمل طور پر شریعت مطہرہ کے تابع ہوتی ہے، سنت نبویؐ کو نجات کا راستہ سمجھتا ہے اور وہ تصوف کو قرآن وسنت کی عملی تفسیر سمجھتا ہے۔ حضرت ابوسعید خرازؒ فرماتے ہیں ترجمہ: ہروہ باطن جس کی تائید ظاہرِ شریعت نہ کرے وہ باطل ہے۔ اسی حقیقت کو حضرت امام مالکؒ (93-179/711-795) سے منسوب اس قول سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے: ''جس نے فقہ سیکھی اور تصوف نہ سیکھا وہ فاسق ہوگیا، اور جس نے تصوف سیکھا مگر فقہ نہ سیکھی وہ زندیق ہوگیا، اور جس نے دونوں کو جمع کرلیا وہ حق تک پہنچ گیا''۔ اس کے برعکس جعلی صوفی نہ دینی علوم سے واقف ہوتا ہے اور نہ طریقت کے مبادیات سے اسے کوئی آگاہی ہوتی ہے۔ وہ صوفیاء کا لبادہ اوڑھ کر غیر اسلامی رسومات، خلاف شرع افعال، جہالت، توہمات اور خودساختہ رسومات کو روحانیت کا نام دے کر عوام کو گمراہ کرتا ہے جس سے دین کی حقیقی روح متاثر ہوتی ہے۔ حقیقی صوفی علم، حکمت، اور فکری شعور کو فروغ دیتا ہے۔ اُس کی گفتگو اصلاحِ باطن، اخلاقی تربیت اور فکری پختگی کا ذریعہ بنتی ہے حضرت امام غزالیؒ، حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت داتا گنج بخشؒ (400-465/1009-1072) وغیرہ جیسے اکابر نے علم وروحانیت کو یکجا کیا ہے۔ جبکہ جعلی صوفی چرب زبانی، جذباتی نعروں اور نمائشی کرامات کے ذریعہ لوگوں کو متاثر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اُس کے پاس نہ علمی گہرائی ہوتی ہے اور نہ فکری بصیرت۔ حقیقی صوفی کی نیت اور تمام اعمال اخلاص اور رضائے الٰہی پر مبنی ہوتے ہیں، جبکہ جعلی پیر کی سرگرمیوں میں ریاکاری، شہرت طلبی اور مفاد پرستی نمایاں ہوتی ہے۔ حقیقی صوفی ''لباس التقویٰ'' کو اصل زینت سمجھتا ہے۔ اُس کی پہچان عاجزی، سادگی، اخلاص اور حسنِ اخلاق ہوتی ہے۔ اس کے برعکس جعلی صوفی ظاہری لباس، مصنوعی انداز، نمائشی محفلوں اور بناوٹ کے ذریعہ لوگوں کو متاثر کرتا ہے اور سادہ لوح افراد کو دھوکہ دیتا ہے۔ حقیقی صوفی دنیا کی محبت کو دل سے نکال کر روح کو پاکیزہ بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ زہد، قناعت اور سادگی اختیار کرتا ہے۔ اس کے برعکس جعلی صوفی صوفیائے کرام کی وضع قطع، چال ڈھال اور ظاہری انداز کو دنیاوی مفادات، مال و دولت اور جاہ و منصب کے حصول کا ذریعہ بنالیتا ہے۔ حقیقی صوفی کا ہر عمل محبت، امن، رواداری، خیر خواہی کو فروغ دیتا ہے۔ جبکہ جعلی پیر کے افعال اکثر معاشرتی انتشار، فکری گمراہی اور عوام کے عقائد و اعمال کی تباہی کا سبب بنتے ہیں۔ حقیقی صوفی اپنے مریدوں کی اخلاقی اور عملی تربیت کو اہمیت دیتا ہے۔ وہ انہیں تقویٰ، حسنِ اخلاق، اتباع سنت، ذکرِ الٰہی اور اسلامی تعلیمات کی پابندی کی تلقین کرتا ہے۔ اُس کے نزدیک مردیوں کی تعداد سے زیادہ اُن کی اصلاح اہم ہوتی ہے۔ جبکہ جعلی صوفی اپنی کامیابی کا معیار مریدوں کی کثرت، نذرانوں کی فراوانی اور محفلوں کی رونق کو سمجھتا ہے، چاہے اُس کے پیروکار عملی زندگی میں اسلامی اقدار سے دور ہی کیوں نہ ہوں۔ اولیائے کرام اور اہل تصوف کے نزدیک ''بیعت اور خلافت'' کوئی رسمی اعزاز، روحانی تجارت یا مریدوں کی کثرت حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک عظیم دینی امانت، اخلاقی ذمہ داری اور تربیتی منصب ہے، اسی وجہ سے اکابر صوفیہ کسی شخص کو مرید بنانے یا اسے خلافت عطا کرنے میں نہایت احتیاط تدبر اور طویل تربیت سے کام لیتے تھے۔ ان کے نزدیک خلافت کا معیار نسب، شہرت، دولت یا ظاہری لباس نہیں بلکہ تقوی، اتباع سنت، تزکیہ نفس اور استقامت علی الشریعہ تھا۔ صوفیائے کرام کے ہاں یہ اصول مسلم ہے کہ جس شخص نے ابھی اپنے نفس کی اصلاح، اخلاق کی تہذیب اور شریعت کی کامل پابندی حاصل نہ کی ہو، وہ دوسروں کی رہنمائی کا حق دار نہیں ہوسکتا۔ اسی لیے حضرت امام قشیریؒ لکھتے ہیں: شیوخ طریقت مرید کو اس وقت تک اجازتِ ارشاد نہیں دیتے تھے جب تک اس کے ظاہر و باطن، اخلاق و اعمال اور احوال و معاملات کو اچھی طرح نہ جان لیتے۔ اکابر صوفیائے کرام کے نزدیک مرید بنانا محض ہاتھ پر بیعت لینے کا نام نہ تھا بلکہ ایک انسان کی دینی، روحانی اور اخلاقی تربیت کی ذمہ داری قبول کرنا تھا۔ اسی لیے بعض بزرگان دین سے منقول ہے کہ وہ مرید ہونے کے لیے انتہائی سخت شرائط ذکر فرماتے تھے۔ مشہور ہے کہ ایک بزرگ نے فرمایا ''جب تک چالیس سال تک تمہارے نامہ اعمال میں برائیاں لکھنے والا فرشتہ بیکار نہ رہے، تم اس راہ کے اہل نہیں ہوسکتے۔ جبکہ جعلی و نام نہاد صوفی ارادت، خلافت اور اجازت کو ایک ظاہری رسم اور دنیاوی منفعت کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ ایسے لوگ خلافت کو ایسے تقسیم کرتے ہیں گویا کوئی لنگر بانٹا جارہا ہو نتیجتاً تصوف جیسا عظیم روحانی نظام بدعت، شخصیت پرستی، جاہ طلبی اور مالی مفادات کی نذر ہوجاتا ہے۔ عوام الناس کو اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہونا چاہیے کہ سلاسلِ تصوف کی اصل روح کثرتِ مریدین نہیں بلکہ اصلاحِ نفوس ہے۔ اسلامی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ حقیقی صوفیاء کی خدمت میں حاضر ہونے کو بادشاہان وقت اپنے لیے باعث افتخار سمجھتے تھے۔ حضرت جنید بغدادیؒ، حضرت عبدالقادر جیلانیؒ، (470-561 /1077-1166) حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ (536-633 /1141-1236)، حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ (539-632 /1145-1234)، حضرت خواجہ نقشبند بخاریؒ (718-791 /1318-1389) وغیرہ جیسے بزرگ حق گوئی، بے نیازی اور تقوی کے پیکر تھے، اس لیے حکمران اُن کی صحبت کو سعادت سمجھتے تھے۔ دوسری طرف جعلی صوفی حکمرانوں کی قربت اور درباری تعلقات کو اپنی کامیابی تصور کرتا ہے اور ذاتی مفادات کے لیے اہل اقتدار کی خوشامد سے بھی گریز نہیں کرتا۔ حقیقی صوفی معاشرے سے برائیوں کے خاتمے، نیکیوں کے فروغ کے لیے اپنی زندگی وقف کردیتا ہے۔ وہ اصلاح معاشرہ، اتحاد امت اور خدمتِ انسانیت کو اپنا مشن بناتا ہے جبکہ جعلی صوفی اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے اسلامی تعلیمات سے روگردانی کرنے سے دریغ نہیں کرتا اور لوگوں کو خرافات، بدعات و بے عملی کی طرف مائل کرتا ہے، فرقہ واریت، اندھی عقیدت، شخصیت پرستی، اور فکری جمود کو فروغ دیتا ہے۔ حقیقی صوفی خدمتِ خلق، امداد باہمی اور فلاح انسانیت کو اپنی روحانی زندگی کا لازم جزو سمجھتا ہے۔ خانقاہی نظام نے ہمیشہ بھوکوں کو کھانا کھلانے، مسافروں کی مدد کرنے اور غریبوں و یتیموں کی کفالت کرنے، دکھی انسانیت کے زخموں پر مرہم رکھنے، محتاجوں کی دستگیری کرنے، ضرورت مندوں کی خدمت کرنے اور رفاہ عامہ کے کاموں میں اخلاص و ایثار کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کو اسلامی تعلیمات کی روح گردانا ہے کیونکہ اللہ والوں کے نزدیک مخلوق خدا کی خدمت درحقیقت رضائے الٰہی کے حصول کا ایک عظیم ذریعہ ہے۔ صوفیائے کرام کی تعلیمات سے ثابت ہوتا ہے کہ سب سے افضل عبادت محتاجوں کی مدد اور دکھی انسانیت کی خدمت ہے۔ لیکن جعلی صوفی مریدوں سے نذرانے، تحائف، عطیات اور مالی فوائد سمیٹنے میں مصروف رہتا ہے۔

پروفیسر حمید سہروردی کی 79 ویں سالگرہ

محمد یوسف رحیم بیدری

ہر سال پر سالگرہ کی گرہیں کھلتی جاتی ہیں۔ اور متعلقہ فرد کو بتاتی ہیں کہ زندگی کیا ہے اور اِمسال زندگی کیسے گزری۔ چند ایک سے سوال بھی ہوسکتا ہے کہ آئندہ کے لئے کیا سوچ رکھا ہے؟ مختلف جواب سامنے آسکتے ہیں۔ گرہیں کھل جائیں تو بتاؤں۔ جو مرضی زندگانی کی، ہم کہاں گزار پاتے ہیں گزر جاتی ہے جیسی بھی وغیرہ وغیرہ۔ پروفیسر حضرات کی بابت سنا گیا ہے کہ (غائب دماغی اپنی جگہ لیکن) وہ حساب کتاب کی مخلوقِ ارزاں ہوتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ سب باتیں پروفیسر حمید سہروردی سے متعلق نہیں ہیں۔ دو اسٹیٹ (مہاراشٹر اور کرناٹک نہیں بلکہ اندرون و بیرون) میں جینے والوں کے لئے زندگی آسان نہیں ہوتی۔ یہاں کا جواب علیحدہ ہوتا ہے اور اندرون کیلئے جواب کچھ اور دینا لازمی ہوتا ہے۔ 'علیحدہ جواب' کے تقاضے پورے کرتے ہیں تو 'کچھ اور جواب' کو برا لگتا ہے اور جب 'کچھ اور جواب' کے لئے کچھ کہا جاتا ہے تو 'علیحدہ جواب' ناراضی کا اظہار کئے بغیر نہیں رہتا۔ اور زندگی ہے کہ قہقہہ لگانے اور اداس کردینے سے باز نہیں آتی۔ تاہم جوں جوں عمر بڑھتی ہے، اداسی سے بھی شرم سی محسوس ہوتی ہے کہ اس عمر میں کیا اداس ہوا جائے۔ نیلگوں آسمان والے کی معیت میں رہ کر بھی اداسی؟ اس قسم کے سوالات سے انسان بچنا چاہتا ہے۔ پروفیسر حمید سہروردی دو اسٹیٹ کے باشندے ہیں۔ دنیا اور آخرت کے لئے جینا آسان نہیں ہوتا۔ کچھ ہستیاں باآسانی گزار لیتے ہیں۔ جن میں پروفیسر حمید سہروردی بھی شامل ہیں۔ جن کے بارے میں اکرم نقاش نے لکھا تھا ''حیرت واستعجاب سے دوچار کرنے والا افسانہ نگار'' جب کہ نورالحسنین کا کہنا ہے ''آج وہ ایامِ گذشتہ کی گٹھری تھامے یادِ الٰہی میں مشغول اپنے شب وروز گزار رہے ہیں''۔ ڈاکٹر وہاب عندلیب کا واضح بیان ہے ''عبدالحمید سہروردی سے پہلی بار کب ملا تھا، مجھے کچھ یاد نہیں''۔ ڈاکٹر محمد سہیل احمد کے نزدیک ''اردو ادب کی دنیا میں حمید سہروردی اپنے منفرد علامتی افسانوں ہی کے حوالے سے جانے اور مانے جاتے ہیں''۔ عارف خورشید کی تلخی کچھ یوں ہے ''حمید سہروردی بات کو اتنا گھماتے ہیں کہ قاری کو غصہ آنے لگتا ہے اس لیے عام قاری انھیں پسند نہیں کرتا'' بھائی عام آدمی پارٹی ٹھکانے لگ چکی، عام قاری کس کھیت کی مولی ہے؟۔ یہ بات آم کے عروج کے زمانے میں کہی جارہی ہے۔ شمس الرحمن فاروقی کی خواہش ہے ''میں چاہتا ہوں کہ تم کثرت سے نظمیں کہو اور جدید ادب کو مزید تقویت پہنچاؤ''۔ پروفیسر ابوالکلام قاسمی کہہ رہے ہیں ''آپ کے تخلیقی اظہار کے تمام اسالیب (شش جہت آگ) میں جمع ہوگئے ہیں''۔ جیلانی بانو کے نزدیک ''عقب کا دروازہ'' نئے افسانوں میں ایک بہت اچھا اضافہ ہے''۔ امجد علی فیض گواہی دیتے ہیں کہ ''حمید سہروردی تہذیب وشرافت اور شائستگی کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ اسی شرافت اور شائستگی نے چائے اور مئے خانے سے دور رکھا جب کہ ادب میں اکثریت یک گونہ بے خودی مجھے دن رات چاہیے کہ ذیل میں آتی ہے۔ تاویل یہ پیش کی جاتی ہے کہ معیاری اور تخلیقی اداب میں بنتی نہیں ہے بادہ وساغر کہے بغیر۔ آپ نے اس کلیہ کو مفروضہ ثابت کردیا''۔ مہدی جعفر کی گواہی ہے ''وہ انتظار حسین کے جعلساز افسانہ نگاروں والے تردد کی اپنے یہاں تردید کرتے ہیں''۔ سید اختر کریم کا کہنا ہے کہ ''بیڑ شہر کو ادبی حلقوں میں مقبول بنانے میں حمید سہروردی کا نمایاں حصہ رہا ہے''۔ پروفیسر اختر یوسف کہتے ہیں ''حمید سہروردی کے افسانوں کا آرٹ منفرد ہے''۔ ابراہیم اختر کہتے ہیں ''حمید سہروردی کے افسانوی مجموعہ ''عقب کا دروازہ'' کو پڑھ کر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ان کے یہاں توانا سماجی شعور اور بھرپور عصری حسیت ہے۔ ان کے افسانوں میں فنی بالیدگی کا احساس ہوتا ہے''۔ ڈاکٹر ذکاء الدین شایاں کہتے ہیں ''حمید سہروردی کا افسانوی مجموعہ ''عقب کا دروازہ'' ان کے گزشتہ افسانوں ہی کا تازہ روپ ہے''۔ پروفیسر ارتکاز افضل لکھتے ہیں ''حمید سہروردی ماحول اور مقام کا اس چابک دستی سے تصرف کرتا ہے کہ یہ کہنا مشکل ہوجاتا ہے کہ تاثر کس چیز سے پیدا ہوتا ہے''۔ انور داغ کا کہنا ہے کہ ''ان کا اسلوب ہمیں ڈرامہ کی چست نثر کی یاد دلاتا ہے''۔ پروفیسر بیگ احساس کے نزدیک ''حمید سہروردی جانتے ہیں کہ اس دور میں لفظوں کا مفہوم بدل گیا ہے لیکن خلوص کے معنی نہیں بدلے۔ خلوص اور سچائی کے وہ منکر نہیں ہیں''۔ معین الدین عثمانی کے نزدیک ''حمید سہروردی تجربہ پسند طبیعت کے مالک ہیں''۔ ڈاکٹر کوثر پروین کہتی ہیں ''حمید سہروردی کے افسانے متوسط طبقے کی زندگی سے بُنے ہوتے ہیں''۔ احسن یوسف زئی کا خیال ہے کہ ''حمید سہروردی بے معنویت بے ربطی کی اینٹوں سے اپنے افسانے کی عمارت تعمیر کرتے ہیں جو مکمل ہونے کے بعد اپنے وحدت تاثر میں سے جدا نظر آتی ہے''۔ رؤف صادق کے نزدیک ''حمید سہروردی کے پاس عورت کبھی بھی جنسی تسکین کا ذریعہ نہیں بنتی''۔ ڈاکٹر شائستہ یوسف کا بیان ہے ''حمید سہروردی میں ایک ایسا فن کار کروٹ لے رہا ہے، جو زماں و مکاں، موت و حیات، اور جبر و اختیار کی حقیقتوں کا متلاشی ہے''۔ ڈاکٹر سہیل بیابانی کہتے ہیں ''حمید سہروردی کے یہاں ناوابستگی کا رویہ جگہ جگہ نظر آتا ہے''۔ سید مجیب الرحمن کا اعلان ہے ''حمید سہروردی کے افسانوں میں نرگسیت کے حادثوں کی تصویر ملتی ہے''۔ ڈاکٹر صدیق محی الدین ''تفکر و تعقل کی اساس'' مضمون میں لکھتے ہیں ''اپنے تخلیقی اظہار میں خود کلامی کا عمل حمید سہروردی کا بنیادی رویہ ہے''۔ حمید سہروردی کی بابت اس قدر لکھا گیا ہے کہ پڑھنے والے کو وقت نکال کر پڑھنا ہوگا۔ اب بندہ چند ایسے جملے پیش کرے گا جس کے کہنے والے کا نام قوسین میں درج ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔ ۱۔ اردو افسانے کو ایک نیا لہجہ دیا ہے (ڈاکٹر شکیل احمد خان)۔ ۲۔ غیر محسوس رفاقت اور علیحدگی کو موثر طریقے سے پیش کیا ہے (ڈاکٹر عمر فاروق)۔ ۳۔ انھوں نے افسانہ کی بنیادی صفت رمز و کنایہ، کو قصہ ''چہار درویش'' سے اخذ کیا ہے (ڈاکٹر محمود شیخ)۔ ۴۔ پروفیسر عبدالحمید سہروردی نے اپنے اعمال اور اخلاق کو قابل تقلید بنائے رکھا (سید عارف مرشد)۔ ۵۔ ان کا مطالعہ اور حافظہ بہت اچھا ہے (ڈاکٹر محمد سمیع الدین)۔ ۶۔ حمید سہروردی افسانہ نگار کے علاوہ نظم نگار، ناقد اور مثالی استاد ہیں (ڈاکٹر عبدالباری)۔ ۷۔ حمید سہروردی جدید اردو ادب میں ایک معتبر نام ہے (محمود شاہد)۔ ۸۔ علامت اور تجرید ان کے لیے مقصود بالذات نہیں (ڈاکٹر سید اقبال خسرو قادری)۔ ۹۔ وہ بلاشبہ نئی کہانی کے بنیاد گزار ہیں (عشرت ظفر)۔ ۱۰۔ حمید سہروردی کو سمندر کو کوزے میں بند کرنے کا فن آتا ہے (پروفیسر مظفر شہ میری)۔ ۱۱۔ حمید سہروردی ایک عمدہ نظم نگار ہیں (صابر فخر الدین)۔ ۱۲۔ نظم نگاری میں منفرد لہجے اور اچھوتا اندازِ فکر صرف حمید سہروردی کے حق میں آتا ہے (سردار سلیم)۔ ۱۳۔ حمید سہروردی کی شہرت بہ حیثیت افسانہ نگار مسلمہ ہے (حامد اکمل)۔ ۱۴۔ ان کی ادق گوئی ہی ان پر جچتی ہے (علیم صبا نویدی)۔ ۱۵۔ حمید سہروردی کی افسانوی بافت میں تنوع ہے (پروفیسر عتیق اللہ)۔ ۱۶۔ حمید سہروردی مختلف العباد ادبی شخصیت کے مالک ہیں (ڈاکٹر انیس صدیقی)۔ ۱۷۔ پروفیسر حمید سہروردی افسانہ نگاری اور نثری نظمیہ شاعری کا ایک ممتاز نام ہے (محمد یوسف رحیم بیدری)۔ ۱۸۔ حمید سہروردی کے افسانون سے گزرنے کا مطلب ایک روحانی کرب سے گذرتا ہے۔ خود آگہی ان کے زیادہ تر افسانوں کا محور ہے (شمویل احمد)۔ ۱۹۔ ان کے اسلوب میں تہہ داری اور اثر انگیزی ہے (ملنسار اطہر احمد)۔ ۲۰۔ میں نے کبھی ان کو عام دکنی زبان میں بات کرتے نہیں دیکھا۔

جواں دوست

مسئلہ اصلاح کا ہے دشمنی کا نہیں!!!

عجیب تماشا ہے کہ ہمارے یہاں کسی مسئلے کی اصلاح کی بات کرو تو لوگ مسئلے پر گفتگو کرنے کے بجائے بولنے والے کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہہ دے کہ مدارس میں اصلاح کی ضرورت ہے تو فوراً اس پر فتوے لگنا شروع ہوجاتے ہیں، اگر کوئی یہ کہہ دے کہ مسلمانوں کو جدید تعلیم کی بھی ضرورت ہے تو اس کی نیت پر سوال اٹھایا جاتا ہے اور اگر کوئی یہ کہہ دے کہ قوم کو صرف جذبات نہیں بلکہ منصوبہ بندی بھی چاہیے تو اسے اسلام دشمن قرار دینے میں دیر نہیں لگائی جاتی۔ ابھی حال ہی میں ایک یوٹیوبر سفیان نے کیا کہا؟ یہی نا کہ بہت سے مدارس اپنی اصل ذمہ داری ادا نہیں کررہے، بہت سے مدارس میں مطلوبہ معیار کی تربیت نہیں ہورہی، بہت سے مدارس صرف چندے کے نظام تک محدود ہوکر رہ گئے ہیں۔ اگر یہ بات غلط ہے تو دلیل سے غلط ثابت کیجیے۔ لیکن اگر اس کے جواب میں دھمکیاں دی جائیں، گالیاں دی جائیں، گھر سے اٹھا لینے کی باتیں کی جائیں اور کفر واسلام کے سرٹیفکیٹ تقسیم کیے جائیں تو اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ کچھ لوگ بحث نہیں کرنا چاہتے بلکہ سوال اٹھانے کی آزادی ہی ختم کردینا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مدارس اس قوم کا عظیم سرمایہ ہیں۔ انکار نہیں کیا جاسکتا کہ انہی مدارس نے دین کو زندہ رکھا، قرآن کی حفاظت کی، مساجد کو آباد رکھا اور لاکھوں علماء، حفاظ اور آئمہ پیدا کیے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر ادارے کی طرح مدارس بھی تنقید اور اصلاح سے بالاتر نہیں ہیں۔ اگر کچھ مدارس بہترین کام کررہے ہیں تو کچھ ایسے بھی ہیں جنہیں اپنے نظام، نصاب، انتظام اور وژن پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا بچہ صرف اس قابل ہو کہ مسجد میں امامت کرے جبکہ دنیا کے تمام شعبے دوسروں کے قبضے میں چلے جائیں؟ کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری نئی نسل صرف مذہبی شناخت تو رکھے مگر معاشی، سائنسی، تکنیکی اور انتظامی میدانوں میں دوسروں کی محتاج رہے؟ کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر کوئی اور بنے، انجینئر کوئی اور بنے، جج کوئی اور بنے، پروفیسر کوئی اور بنے اور مسلمان صرف تماشائی بن کر رہ جائیں؟ اسلام نے تو کبھی علم کو محدود نہیں کیا۔ قرآن کی پہلی وحی ہی "اقرأ" سے شروع ہوتی ہے۔ مسلمانوں نے جب ترقی کی تو صرف فقہ اور حدیث میں نہیں بلکہ طب، ریاضی، فلکیات، کیمیا، فلسفہ اور انجینئرنگ میں بھی دنیا کی قیادت کی۔ اگر آج کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ مدارس کے طلبہ کو دینی علوم کے ساتھ جدید علوم سے بھی آراستہ ہونا چاہیے تو اس میں اسلام دشمنی کہاں سے آگئی؟ سرسید احمد خان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ ان کے خلاف کس قدر سخت فتوے دیے گئے، انہیں برا بھلا کہا گیا، ان کی نیتوں پر حملے ہوئے، لیکن وقت نے ثابت کیا کہ تعلیم کے میدان میں ان کی کوششوں نے ایک نئی راہ کھولی۔ آج لاکھوں لوگ تعلیم حاصل کر کے ملک وملت کی خدمت کررہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ سرسید کی ہر بات درست تھی بلکہ مطلب یہ ہے کہ تعلیم کی اہمیت کو سمجھنے والے لوگ تاریخ کا رخ بدل دیتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ مدارس کو کالج بنا دیا جائے۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ دینی علوم کی اہمیت کم کردی جائے۔ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ حافظ قرآن کے ہاتھ میں کمپیوٹر بھی ہونا چاہیے، عالم دین کو عصری دنیا کی سمجھ بھی ہونی چاہیے، مفتی کو معاشیات، قانون اور جدید مسائل کا ادراک بھی ہونا چاہیے۔ اگر ایک طالب علم قرآن بھی حفظ کرے اور ساتھ انجینئرنگ بھی پڑھے تو نقصان کیا ہے؟ اگر ایک عالم دین ڈاکٹر بھی بن جائے تو اسلام کو کیا خطرہ لاحق ہوجائے گا؟ بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے یہاں بعض لوگ ہر اصلاحی تجویز کو سازش سمجھ لیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر مدارس کے نصاب میں کچھ نئی چیزیں شامل ہوگئیں تو دین ختم ہوجائے گا، حالانکہ دین کی اصل طاقت علم، کردار اور فہم میں ہے، جمود میں نہیں۔ جو ادارے زمانے کے تقاضوں کو سمجھتے ہیں وہ آگے بڑھتے ہیں، اور جو صرف ماضی کے سہارے جیتے ہیں وہ رفتہ رفتہ اپنا اثر کھودیتے ہیں۔ آج ہمیں اپنے آپ سے ایک دیانت دارانہ سوال پوچھنے کی ضرورت ہے۔ کیا واقعی ہم اپنی نئی نسل کو وہ مواقع فراہم کررہے ہیں جن کے وہ مستحق ہیں؟ کیا ہم نے ایسے ادارے بنائے ہیں جہاں ایک بچہ قرآن بھی سیکھے، حدیث بھی پڑھے، سائنس بھی سمجھے، ٹیکنالوجی سے بھی واقف ہو اور دنیا کے کسی بھی میدان میں اعتماد کے ساتھ کھڑا ہوسکے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر اصلاح کی بات کرنے والوں پر غصہ کرنے کے بجائے اپنی کمزوریوں پر غور کرنا چاہیے۔ سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں دلیل کا جواب دلیل سے دینے کا رواج کم ہوتا جارہا ہے۔ اگر کوئی بات غلط ہے تو اسے علمی انداز میں رد کیا جائے۔ لیکن دھمکیاں دینا، خوف پیدا کرنا اور اختلافِ رائے کو جرم بنادینا کسی بھی مہذب معاشرے کا طریقہ نہیں۔ ایک عالم، طالب علم یا مقرر کی بات سے اختلاف کیا جاسکتا ہے، مگر اسے خاموش کرانے کی کوشش علم وفکر کی روایت کے خلاف ہے۔ قوموں کی ترقی جذباتی نعروں سے نہیں بلکہ تعلیمی منصوبہ بندی سے ہوتی ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ مسلمان عزت، وقار اور خود اعتمادی کے ساتھ زندہ رہیں۔

روزنامہ جواں دوست لکھنؤ
Daily Jawan Dost Lucknow
www.jawandost.com

ثاقب اور کارتک مراکش رائزنگ اسٹارز گولف ٹورنامنٹ میں ٹاپ 15 میں شامل

مراکش ۔یکم جون۔سید ثاقب احمد اور کارتک سنگھ 160,000 امریکی ڈالر انعامی رقم کے اے ایم گرین آئی جی پی ایل مراکش رائزنگ اسٹارز 2026 گولف ٹورنامنٹ کے تیسرے راؤنڈ کے بعد ٹاپ 15 کھلاڑیوں میں جگہ بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں، جبکہ اب اس ٹورنامنٹ کا صرف ایک راؤنڈ باقی ہے ۔ہندوستان کے سابق جونیئر نمبرون گولفر ثاقب، جو اپنے کریئر میں ایک پروفیشنل جیت بھی درج کر چکے ہیں، نے تیز ہواؤں کے درمیان مازاگان بیچ اینڈ گولف ریزورٹ کے کورس پر 2-انڈر 70 کا اسکور کیا۔وہ تین دنوں کے کھیل کے بعد مجموعی طور پر 7-انڈر کے اسکور کے ساتھ مشترکہ طور پر 14ویں نمبر پر ہیں۔ یہ ٹورنامنٹ ایشین ڈیولپمنٹ ٹور (اے ڈی ٹی) اور اے ایم گرین آئی جی پی ایل کے اشتراک سے منعقد کیا جا رہا ہے ۔ثاقب سے ایک شاٹ آگے نوجوان گولفر کارتک سنگھ رہے ، جنہوں نے 1-انڈر 71 کا کارڈ کھیلا اور مجموعی طور پر 8-انڈر کا اسکور کر کے وہ مشترکہ طور پر 11ویں (T-11) پوزیشن پر پہنچ گئے ۔دیگر ہندوستانی گولفرز کے لیے آج کا دن مایوس کن رہا اور وہ لیڈر بورڈ پر کافی نیچے چلے گئے ۔راگھو چگھ (72) کو 16ویں ہول پر ایک ٹرپل بوگی کا سامنا کرنا پڑا، جس کے باعث وہ مجموعی طور پر 5-انڈر کے اسکور کے ساتھ مشترکہ 28ویں نمبر پر آ گئے ۔ترشول چنپا (72) مشترکہ 34ویں اور ارجن بھاٹی (71) مشترکہ 38ویں نمبر پر رہے ۔ ان کے علاوہ سمرتھ دویدی (72) مشترکہ 40ویں، جبکہ اس سیزن میں ایک جیت درج کرنے والے سچن بیسویا (73) مشترکہ 45ویں نمبر پر چلے گئے ۔راشد خان (74) اور ملند سونی (73) مشترکہ 48ویں اور کارتک شرما (75) مشترکہ 52ویں پوزیشن پر رہے ۔تھائی لینڈ کے تناپت پچائیکول نے ، جو اپنی تیسری اے ڈی ٹی جیت کی تلاش میں ہیں، شاندار 8-انڈر 64 کا اسکور کر کے مجموعی طور پر 15-انڈر 201 کے ساتھ فائنل راؤنڈ سے قبل دو شاٹس کی برتری حاصل کر لی ہے ۔ارجنٹائن کے فرانکو اسکورزاٹو نے بغیر کسی بوگی کے 67 کا اسکور کیا اور دوسرے نمبر پر رہے ۔ تھائی لینڈ کے ایک اور اسٹار رنچاناپونگ یوپرایونگ نے ہفتے کا اپنا دوسرا 67 کا اسکور کارڈ کھیلا اور 12-انڈر کے ساتھ تنہا تیسری پوزیشن حاصل کی۔ بنگلورو سے تعلق رکھنے والے 31 سالہ گولفر ثاقب کا آغاز بوگی کے ساتھ خراب رہا، لیکن چوتھے اور پانچویں ہول پر لگاتار برڈیز کر کے انہوں نے اس نقصان کی تلافی کر دی۔ چھٹے ہول پر ایک اور بوگی کے بعد انہوں نے نویں ہول پر برڈی کی اور فرنٹ نائن کا اختتام 1-انڈر پر کیا۔ بیک نائن پر، انہوں نے دسویں ہول پر بوگی کی، لیکن 12ویں اور 18ویں ہول پر برڈیز نے تیز ہواؤں کے باوجود ان کے راؤنڈ کو بہتر بنا دیا۔ثاقب نے اپنی کارکردگی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "یہ گولف کورس میری نظر کے مطابق بہت موزوں ہے۔ یہ کافی طویل اور تیز ہواؤں والا کورس ہے، اور چونکہ میں گیند کو زیادہ دور تک ہٹ کرتا ہوں، اس لیے مجھے یہاں ایک طرح کا فائدہ حاصل ہے۔ مجھے یہاں کھیلنے میں بہت مزہ آ رہا ہے اور امید ہے کہ میں اسے برقرار رکھوں گا۔" ٹورنامنٹ میں نوجوان کارتک سنگھ نے چار برڈیز اور تین بوگیاں کیں۔ دوسری طرف، امریکی گولفر کارسن ہیرون (چار بار کے پی جی اے ٹور فاتح ٹم ہیرون کے بیٹے) نے ٹورنامنٹ کا سب سے بہترین راؤنڈ کھیلا۔ انہوں نے بغیر کسی بوگی کے 9 برڈیز کی مدد سے 63 کا اسکور کیا اور لیڈر بورڈ پر 32 درجے کی لمبی چھلانگ لگا کر مشترکہ طور پر چوتھے نمبر پر پہنچ گئے ۔2026 سیزن کے ایشین ڈیولپمنٹ ٹور (اے ڈی ٹی) کا یہ پانچواں مرحلہ ہے ۔ مراکش کے بحرِ اوقیانوس کے ساحل پر واقع مزاگان بیچ اینڈ گالف ریزورٹ آئندہ ہفتے منعقد ہونے والے اے ایم گرین آئی جی پی ایل بھارت کلاسک کی بھی میزبانی کرے گا۔وزٹ مراکش کے اشتراک سے منعقد ہونے والی انٹرنیشنل سیریز مراکش تین ہفتوں میں اختتام پذیر ہوگی، جس کے ساتھ شمالی افریقہ کے اس دلچسپ گولف سفر کا بھی اختتام ہو جائے گا۔

بی سی سی آئی نے پشپانجلی بنرجی کو سی او ای انڈر 19 ایلیٹ میچوں کا ہیڈ کوچ مقرر کیا

ممبئی۔یکم جون۔ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے جھارکھنڈ سینئر ویمنز کرکٹ ٹیم کی ہیڈ کوچ پشپانجلی بنرجی کو یکم سے 10 جون تک بنگلورو میں ہونے والے انٹر سینٹر آف ایکسی لینس (سی او ای) انڈر 19 ایلیٹ میچوں کے لیے ہیڈ کوچ مقرر کیا ہے۔اس تقرری کو جھارکھنڈ میں کرکٹ کوچنگ اور کھلاڑیوں کی ترقی میں بنرجی کی خدمات کے ایک اہم اعتراف کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں، بنرجی نے ریاست میں خواتین کی کرکٹ کے لیے بڑے پیمانے پر کام کیا ہے اور نوجوان صلاحیتوں کو نکھارنے میں اہم کردار ادا کیا ہے؛ ان میں سے کئی کھلاڑیوں نے آگے چل کر اعلیٰ سطح کے مقابلوں میں جھارکھنڈ کی نمائندگی بھی کی ہے۔ بنگلورو میں بی سی سی آئی کے سینٹر آف ایکسی لینس میں منعقد ہونے والے انٹر سی او ای انڈر 19 ایلیٹ میچز، ملک بھر سے ہونہار نوجوان کرکٹرز کو ایک پلیٹ فارم پر لاتے ہیں اور انہیں قومی سطح پر کھلاڑیوں کی ترقی کے عمل کا ایک اہم مرحلہ مانا جاتا ہے ۔جھارکھنڈ اسٹیٹ کرکٹ ایسوسی ایشن (جے ایس سی اے) کے عہدیداروں نے اس تقرری کا خیر مقدم کیا اور اسے جھارکھنڈ کرکٹ کے لیے باعثِ فخر قرار دیا۔

سچن تندولکر کا مشورہ: آئی پی ایل میں گیند اور بلے کے درمیان توازن کے لیے امپیکٹ پلیئر رول کو ختم کیا جائے

احمد آباد۔یکم جون۔ہندوستانی کرکٹ کے لیجنڈ سچن تندولکر آئی پی ایل میں بلے اور گیند کے درمیان دوبارہ توازن دیکھنا چاہتے ہیں اور اس مقصد کے لیے ان کا ماننا ہے کہ امپیکٹ پلیئر رول کو ختم کر دینا چاہیے ۔احمد آباد میں رائل چیلنجرز بنگلورو (آر سی بی) اور گجرات ٹائٹنز (جی ٹی) کے درمیان آئی پی ایل 2026 کے فائنل سے ایک رات قبل، 21ویں صدی کے عظیم ترین بین الاقوامی کرکٹرز کے لیے منعقدہ ای ایس پی این کرک انفو ایوارڈز کی تقریب میں بات کرتے ہوئے تندولکر نے کہا، "ذاتی طور پر مجھے ایسا لگتا ہے کہ چند چیزوں میں تبدیلی کی ضرورت ہے ، اور میرے خیال میں امپیکٹ پلیئر رول کو ختم ہو جانا چاہیے۔" انہوں نے مزید کہا، "میرا ماننا ہے کہ جب ٹی 20 فارمیٹ میں آپ کو صرف 20 اوورز کھیلنے ہیں، اور اس میں آپ بیٹنگ لائن اپ میں ایک اور بلے باز کا اضافہ کر رہے ہیں، تو یہ درست نہیں ہے ۔ جہاں گیند بازوں کو پہلے ہی بڑے چیلنجز کا سامنا ہے، وہاں یہ رول اس عدم توازن کو مزید بڑھا دیتا ہے ۔" واضح رہے کہ سال 2023 میں متعارف کرایا گیا امپیکٹ پلیئر رول ٹیموں کو یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ ٹاس سے پہلے طے شدہ پانچ کھلاڑیوں کی فہرست میں سے کسی ایک کھلاڑی کو میچ کے دوران اپنی پلیئنگ الیون سے بدل سکیں۔ اس رول پر سب سے بڑی تنقید یہ کی جاتی ہے کہ یہ بلے بازوں کو زیادہ آزادی کے ساتھ بلے بازی کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے، جس کا اثر گزشتہ دو تین سیزنز کے دوران بڑھتے ہوئے رن ریٹ اور ٹیموں کے بڑے اسکور کی شکل میں صاف دیکھا گیا ہے ۔سچن تندولکر نے آئی پی ایل میں گیند اور بلے کے درمیان اس عدم توازن کو دور کرنے کے لیے دو مزید اہم مشورے بھی دیے ۔ پاور پلے کی نئی تقسیم: تندولکر، جنہیں 25 نامور کرکٹرز پر مشتمل جیوری نے اس تقریب میں 21ویں صدی کا عظیم ترین بلے باز منتخب کیا، نے تجویز دی، "فیلڈنگ کی پابندیوں کے ساتھ چھ اوورز کے پاور پلے میں دائرے سے باہر صرف دو فیلڈرز رکھنے کی اجازت ہوتی ہے۔ اس کے بجائے پہلے چار اوورز بلے بازوں کا پاور پلے ہونا چاہیے جس میں یہی فیلڈنگ پابندیاں رہیں۔ اس کے بعد، باقی دو پاور پلے اوورز کا فیصلہ فیلڈنگ کرنے والی ٹیم کا کپتان میچ کے دوران اپنی مرضی کے مطابق کرے ۔ ان دو اوورز میں میچ کے کسی بھی مرحلے پر دائرے سے باہر ایک اضافی فیلڈر رکھنے کی اجازت ہونی چاہیے ، تاکہ فیلڈنگ کرنے والی ٹیم کھیل کو بہتر طریقے سے کنٹرول کر سکے ۔" تندولکر نے آخری حل بتاتے ہوئے کہا، "ایک گیند باز کو اننگز میں پانچ اوورز کرنے کی اجازت ہونی چاہیے ۔ کیونکہ عام طور پر ٹیم کا بہترین گیند باز ہی وہ پانچواں اوور کرے گا۔ کیا آپ اپنے بہترین گیند باز کو زیادہ گیند بازی کرتے ہوئے دیکھنا نہیں چاہیں گے؟ جب ٹاپ آرڈر کے بہترین بلے باز بعض اوقات پورے 20 اوورز تک بلے بازی کر سکتے ہیں، تو پھر بہترین گیند باز کو پانچ اوورز کرنے کی اجازت کیوں نہیں ہونی چاہیے؟"

جے پی ایل نیلامی: رابن منج 25.15 لاکھ روپے میں فروخت ہو کر سب سے مہنگے کھلاڑی بنے

جمشید پور۔یکم جون۔وکٹ کیپر بلے باز رابن منج پہلی جھارکھنڈ پریمیئر لیگ (جے پی ایل) کی نیلامی میں سب سے مہنگے کھلاڑی بن کر ابھرے ہیں۔ انہیں کوئلانچل سپر کنگز نے 25.15 لاکھ روپے کی کامیاب بولی لگا کر اپنی ٹیم میں شامل کیا۔ لیگ کے پہلے ایڈیشن سے قبل جمشید پور میں منعقدہ اس نیلامی میں ریاست کے کئی معروف کرکٹرز کو خریدنے کے لیے فرنچائزز کے درمیان سخت مقابلہ اور بولیاں دیکھنے کو ملیں۔ رابن منج، جن کی بنیادی قیمت (بیس پرائس) 4 لاکھ روپے تھی، مسابقتی بولی کے بعد ان کی قیمت میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ گملا سے تعلق رکھنے والے یہ کرکٹر، جو اس سے قبل ممبئی انڈینز کی ٹیم سے بھی وابستہ رہ چکے ہیں، نیلامی کی فہرست میں سرفہرست رہے ۔ وراٹ سنگھ دوسرے سب سے مہنگے کھلاڑی رہے، جنہیں چھوٹا ناگپور رائلز نے 13 لاکھ روپے میں خریدا، جبکہ ایم ڈی کیف کو جمشید پور اسٹیلرز نے 12.50 لاکھ روپے میں اپنی ٹیم کا حصہ بنایا۔ تیز گیند باز سشانت مشرا اور شکھر موہن کو 11-11 لاکھ روپے ملے، جبکہ پنکج کمار کو 10.75 لاکھ روپے میں خریدا گیا۔ راج دیپ سنگھ کو 9 لاکھ روپے کی بولی ملی، جس کے بعد ساحل راج کو 8.75 لاکھ روپے میں خریدا گیا۔ محمد ناظم صدیقی اور بال کرشنا کو 7.25-7.25 لاکھ روپے میں خریدا گیا۔ ابتدائی توقعات کے برعکس، اسٹار وکٹ کیپر بلے باز کمار کشاگر کو آخر کار چھوٹا ناگپور رائلز نے ان کی بیس پرائس یعنی صرف 4 لاکھ روپے میں ہی خرید لیا۔ جھارکھنڈ اسٹیٹ کرکٹ ایسوسی ایشن (جے ایس سی اے) کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والی اس لیگ میں کل چھ فرنچائزز حصہ لیں گی، جن میں رانچی ٹائٹنز، جمشید پور اسٹیلرز، چھوٹا ناگپور رائلز، کوئلانچل سپر کنگز، دھنباد ڈائمنڈز اور سنتھال اسٹرائیکرز شامل ہیں۔ جے ایس سی اے کے صدر اجے ناتھ شاہدیو نے اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس لیگ کا بنیادی مقصد پورے جھارکھنڈ سے ابھرتی ہوئی کرکٹ کی صلاحیتوں کو ایک پیشہ ورانہ پلیٹ فارم فراہم کرنا اور کھلاڑیوں کو کھیل کے اعلیٰ معیار تک پہنچنے میں مدد فراہم کرنا ہے۔

پی ایس جی کی فتح کے بعد پیرس میں ہنگامے، 400 سے زائد افراد گرفتار

پیرس۔یکم جون۔پیرس سینٹ جرمین کی یوئیفا چیمپئنز لیگ میں کامیابی کے بعد فرانس کے دارالحکومت پیرس میں جشن کے دوران ہنگامے پھوٹ پڑے، جس کے نتیجے میں جلاؤ گھیراؤ، توڑ پھوڑ اور پولیس کے ساتھ جھڑپوں کے واقعات پیش آئے ۔میڈیا رپورٹس کے مطابق مظاہرین نے بوتل بم پھینکے، متعدد دکانوں کو نشانہ بنایا اور سڑکوں پر کچرے کے ڈبوں سمیت مختلف اشیا کو آگ لگا دی۔ مظاہرین اور پولیس کے درمیان ہونے والی جھڑپوں میں سات پولیس اہلکار زخمی ہو گئے۔

قومی ایتھلیٹکس کھیلوں میں نئے نیشنل ریکارڈ بنانے والے گریندر ویر اور انیمیش سے وزیر اعظم مودی نے بات چیت کی

نئی دہلی۔یکم جون۔وزیر اعظم نریندر مودی نے نیشنل سینئر ایتھلیٹکس فیڈریشن کپ ٹورنامنٹ کے فاتحین کو مبارکباد دی ہے ۔انہوں نے 100 میٹر دوڑ میں نیا نیشنل ریکارڈ بنانے والے دو کھلاڑیوں، گریندر ویر سنگھ اور انیمیش کجور سے خاص طور پر بات چیت کی اور ان کے اسپورٹس مین اسپرٹ (کھیل کے جذبے) اور کھیلوں کے شعبے میں ملک کو آگے بڑھانے کے ان کے جنون کی زبردست تعریف کی۔ مسٹر مودی نے اتوار کے روز اپنے ماہانہ ریڈیو پروگرام من کی بات میں کہا کہ ملک کے مختلف حصوں میں لوگ ملک اور معاشرے کے مفاد میں ایسے حیرت انگیز کام کر رہے ہیں، جن کے بارے میں سن کر ایک نئی ترغیب ملتی ہے ۔انہوں نے کہا کہ حال ہی میں جھارکھنڈ کے رانچی میں منعقدہ نیشنل سینئر ایتھلیٹکس فیڈریشن کپ ٹورنامنٹ میں کھلاڑیوں نے کچھ ایسی ہی کامیابیاں حاصل کیں۔ اس ٹورنامنٹ میں ملک بھر سے تقریباً 1800 ایتھلیٹس نے حصہ لیا اور چار الگ الگ مقابلوں میں چار نئے نیشنل ریکارڈز بنے ۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ گریندر ویر سنگھ، وشال ٹی کے، تیجسیون شنکر، دیو مینا اور کلدیپ کمار نے مختلف کیٹیگریز میں نئے ریکارڈ قائم کیے ہیں۔ انہوں نے ان تمام کھلاڑیوں کو اس کامیابی پر مبارکباد دی۔ وزیر اعظم نے 100 میٹر دوڑ میں محض دو دنوں کے اندر تین بار نیشنل ریکارڈ ٹوٹنے کے کارنامے کا خاص طور پر ذکر کیا اور یہ کمال کرنے والے دونوں ایتھلیٹس گریندر ویر سنگھ اور انیمیش کجور سے بات کی۔ مسٹر مودی نے کھیلوں میں ان کی دلچسپی، تیاریوں اور خاندانی پس منظر کے بارے میں دریافت کیا اور کھیل کی دنیا میں ہندوستان کو آگے لے جانے کے ان کے جذبے کو سراہا۔ انہوں نے کھلاڑیوں سے کہا، "آپ لوگوں نے جو مقابلہ کیا ہے ، وہ ملک کا وقار بڑھانے اور مستقبل میں ہندوستان کو اس مقام تک پہنچانے کے لیے ایک مثبت سوچ کے ساتھ کیا ہے ۔ میں مانتا ہوں کہ آپ کا یہ جذبہ - کہ کھیلنا بھی ہے، ایک دوسرے کو چیلنج بھی کرنا ہے، آگے نکلنے کی کوشش بھی کرنی ہے اور پھر مل کر آگے بڑھنے کے لیے ایک دوسرے کی مدد بھی کرنی ہے، واقعی حیرت انگیز ہے ۔ میری طرف سے آپ کو بہت بہت مبارکباد اور نیک خواہشات ۔ مجھے پورا یقین ہے کہ آپ دنیا میں ملک کا نام روشن کریں گے ۔

نیوزی لینڈ نے انگلینڈ کے خلاف ٹیسٹ ٹیم میں مچل سینٹنر کو شامل کر لیا

لندن۔یکم جون۔نیوزی لینڈ نے انگلینڈ کے خلاف اپنی ٹیسٹ ٹیم میں مچل سینٹنر کو شامل کر لیا ہے ۔سینٹنر انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) میں ممبئی انڈینز کی طرف سے کھیلتے ہوئے کندھے کی انجری (چوٹ) کا شکار ہو گئے تھے، جس سے وہ اب مکمل طور پر صحت یاب ہو چکے ہیں۔ سینٹنر ہفتہ کے روز برطانیہ پہنچ گئے ہیں اور جمعرات سے لارڈز میں شروع ہونے والے پہلے ٹیسٹ میچ سے قبل ٹیم کے ساتھ جڑ جائیں گے ۔34 سالہ سینٹنر کو پہلے انگلینڈ کے خلاف تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے پہلے ٹیسٹ اور بیلفاسٹ میں آئرلینڈ کے خلاف ہونے والے واحد ٹیسٹ میچ سے باہر کر دیا گیا تھا۔ اسکین میں پتہ چلا تھا کہ انہیں "گریڈ تھری اے سی ایل کندھے کی چوٹ" لگی ہے، جس کے لیے انہیں ایک ماہ کے ری ہیب (بحالیِ صحت کے عمل) کی ضرورت تھی۔

سوریہ ونشی بے حد خاص ہیں، وہ جیسے ہیں، انہیں ویسے ہی بنے رہنے دینا چاہیے: سچن تندولکر

ممبئی۔یکم جون۔عظیم کرکٹر سچن تندولکر کا ماننا ہے کہ 15 سالہ نوجوان کرکٹ سنسنی ویبھو سوریہ ونشی بے حد خاص کھلاڑی ہیں اور ان کے کھیلنے کے قدرتی انداز (نیچرل انسٹنکٹ) کے ساتھ کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں ہونی چاہیے ممبئی میں کرک انفو ایوارڈز کی تقریب میں 21ویں صدی کے عظیم ترین بین الاقوامی بلے باز منتخب ہونے والے تندولکر نے کہا، "ہر کوئی سوریہ ونشی کی بات کر رہا ہے اور میں نے بھی ان کی بلے بازی دیکھی ہے ۔ وہ لاجواب ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ وہ واقعی بے حد خاص ہیں، اور صرف گیند کو ہٹ کرنے کی ان کی صلاحیت ہی نہیں، بلکہ جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا، وہ ان کی کلائیوں کا استعمال ہے ۔" انہوں نے مزید کہا، "میدان کے ہر حصے میں شاٹس کھیلنے کے لیے آپ کی کلائیوں میں مضبوطی ہونی چاہیے اور وہ گیند کو صرف طاقت کے بل بوتے پر نہیں مار رہے ۔ وہ دوسرے کھلاڑیوں کے مقابلے گیند کی لائن اور لینتھ کو بہت پہلے بھانپ لیتے ہیں اور آسانی سے گیند کو باؤنڈری کے پار پہنچا دیتے ہیں۔" تندولکر نے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ سوریہ ونشی آگے چل کر ٹیسٹ کرکٹ بھی کھیلیں، لیکن ان کے معاملے میں جلد بازی نہیں کی جانی چاہیے ۔انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ ان پر مسلسل دباؤ ڈالنے کے بجائے ان کا حوصلہ بڑھایا جائے اور ان کی حمایت کی جائے ۔انہوں نے کہا، "اگر آپ انہیں بہت سی الگ الگ باتیں سکھانے کی کوشش کریں گے، تو آپ ان کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کر دیں گے ۔" سچن تندولکر نے نوجوان کھلاڑی کو مشورہ دیتے ہوئے کہا، "میں ان سے یہی کہوں گا کہ آپ جیسے ہو، ویسے ہی بنے رہو۔ ہر چیز زندگی میں پہلی بار ہوتی ہے ۔ٹیسٹ کرکٹ میں وہ عمر اور تجربے کے ساتھ سیکھیں گے کہ مختلف چیلنجز کا سامنا کیسے کرنا ہے ۔ اصل بات حل تلاش کرنے والی سوچ کی ہے، مسائل تو ہمیشہ رہیں گے ۔ آپ کے کریئر کے آخری دن اور آخری گیند تک چیلنجز برقرار رہیں گے کیونکہ گیند باز ہر گیند پر آپ سے ایک نیا سوال پوچھ رہا ہوتا ہے ۔ وہ ایک انتہائی پر اعتماد کھلاڑی نظر آتے ہیں، جنہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں، اس لیے میں ان کے قدرتی کھیل میں کوئی تبدیلی نہیں کرنا چاہوں گا۔" انہوں نے مزید کہا، "وہ جس طرح گیند کو دیکھتے ہیں اور اس پر ردعمل دیتے ہیں، اگر اس عمل میں کسی نے مداخلت کی تو وہاں سے اصل مشکل شروع ہوگی۔ میں انہیں پوری آزادی دوں گا کہ وہ اسی طرح بلے بازی کریں جیسے وہ کرتے ہیں۔ وقت کے ساتھ وہ کھیل کے دیگر چیلنجز سے نمٹنا خود ہی سیکھ جائیں گے ۔ صرف میں ہی نہیں، بلکہ ہر کوئی انہیں کسی نہ کسی وقت ٹیسٹ کرکٹ کھیلتا ہوا دیکھنا چاہے گا، حالانکہ میں نہیں جانتا کہ وہ وقت کب آئے گا۔ لیکن ایسی شاندار صلاحیت کو حوصلہ افزائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر وہ اچھا کھیل رہے ہیں، تو ہمیں ان کا ساتھ دینا چاہیے اور ان کے کھیل کا لطف اٹھانا چاہیے ۔ ان پر مسلسل یہ دباؤ نہیں ہونا چاہیے کہ انہیں یہ کھیلنا چاہیے یا وہ نہیں کرنا چاہیے، یا انہیں کسی خاص ٹیم میں منتخب کیا جانا چاہیے ۔ یہ کام ان لوگوں پر چھوڑ دیں، جو اس کے ذمہ دار ہیں۔" واضح رہے کہ ویبھو سوریہ ونشی نے انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) 2026 میں ریکارڈ توڑ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے ۔انہوں نے راجستھان رائلز کی طرف سے کھیلتے ہوئے 237.31 کے طوفانی اسٹرائیک ریٹ سے 776 رن بنائے، جس کے دوران انہوں نے 72 چھکے لگائے۔

انڈر-18 ایشیا کپ ہاکی: جاپان نے ہندوستان کو 4-2 سے ہرایا

کاکامیگاہارا (جاپان)۔یکم جون۔ہندوستانی انڈر-18 مردوں کی ہاکی ٹیم کو اتوار کے روز یہاں منعقدہ انڈر-18 ایشیا کپ 2026 کے پول اے کے ایک اہم مقابلے میں میزبان جاپان کے ہاتھوں 2-4 سے شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے ۔ ہندوستان کی جانب سے دو گول آشیش تانی پورتی نے (25ویں) اور کپتان کیتن کشواہا نے (32ویں) منٹ میں کیے، جبکہ جاپان کی طرف سے کپتان یوشیوکا ماہیرو (15ویں)، فُجیوارا یوما (20ویں)، یاسوئی کینگو (34ویں) اور تاکاہاشی آؤنے (42ویں) منٹ میں گول اسکور کیے۔ میچ کا پہلا کوارٹر کافی سخت رہا، جس میں دونوں ٹیمیں مڈفیلڈ میں گیند پر قبضے کے لیے مسلسل جدوجہد کرتی نظر آئیں۔ تاہم، جاپان نے 15ویں منٹ میں اس تعطل کو توڑ دیا۔ میزبان ٹیم کے لیے کپتان یوشیوکا ماہیرو نے (15ویں) منٹ میں پہلا گول داغ دیا۔ اس کے کچھ ہی دیر بعد دوسرے کوارٹر میں، فُجیوارا یوما نے (20ویں) منٹ میں ایک زوردار بیک ہینڈ شاٹ مار کر میزبان ٹیم کی برتری کو دگنا کر دیا۔ پانچ منٹ بعد، ہندوستان کو میچ کا اپنا پہلا پنالٹی کارنر ملا، جسے آشیش تانی پورتی نے (25ویں) منٹ میں عین درست شاٹ کی بدولت کامیابی سے گول میں تبدیل کر دیا، جس سے ہاف ٹائم سے پہلے ہندوستان نے گولوں کا فرق کم کر دیا۔ ہندوستان نے دوسرے ہاف کا آغاز انتہائی جارحانہ انداز میں کیا اور 32 ویں منٹ میں ہی برابری کا گول داغ دیا۔ مہمان ٹیم کو ایک پنالٹی کارنر ملا، جسے شروع میں جاپانی گول کیپر نے روک لیا تھا۔ تاہم، جاپانی دفاعی کھلاڑی گیند کو وقت پر کلیئر کرنے میں ناکام رہے ، اور ہندوستانی کپتان کیتن کشواہا نے (32 ویں منٹ) گول کے سامنے پڑی ڈھیلی گیند پر جھپٹتے ہوئے اسے گول کیپر کے اوپر سے چِپ کر کے گیند کو نیٹ میں پہنچا دیا اور کھیل کو 2-2 سے برابر کر دیا۔ جاپان کو 34 ویں منٹ میں ایک اور پنالٹی کارنر ملا، جسے ایک بار پھر ایک نئی حکمتِ عملی کے ذریعے گول میں بدل دیا گیا۔ اس بار، وتانابے آتسوہیرو نے یاسوئی کینگو (34 ویں منٹ) کو ایک زوردار پاس دیا، جنہوں نے گیند کو نیٹ کا راستہ دکھا دیا۔ تیسرے کوارٹر میں جب تین منٹ باقی تھے ، تو جاپان نے تاکاہاشی آؤنے (42 ویں منٹ) کے ایک شاندار فیلڈ گول کی مدد سے اپنی برتری کو مزید مضبوط کر دیا۔ ہندوستان نے آخری کوارٹر میں میچ میں واپسی کرنے کی بھرپور کوشش کی اور جاپانی گول پر کئی حملے کیے، لیکن جاپانی دفاع اپنی جگہ پر مضبوطی سے ڈٹا رہا اور یہ یقینی بنایا کہ میچ کے اختتام تک ان کا گول محفوظ رہے، یوں انہوں نے اس میچ سے اہم تین پوائنٹس حاصل کر لیے ۔ ٹورنامنٹ میں ہندوستان کا اگلا مقابلہ پیر کو دوپہر 3:30 بجے کوریا سے ہوگا۔

The daily Jawandost Oner, publisher, editor(Yogendra Vishwakarma(on behalf of Tarunmitra Media Pvt. Ltd.,Printed at Indian Express Pvt. Ltd.,C-26Amausi Industrial Area, Kanpur Road, Lucknow, and published from 120/18 Beldari Lane, Lalbagh, Lucknow- 226001.Regident Editor- Kaiser Hasan Rizvi, RNI No. UPURD-2007/22769Email-jawandostud@gmail.com www.jawandost.com, Phone 8808052955